Sh. Mahmood Ahmad ...
...MASIH QADIAN-143516.
...Gurdaspur, Punjab, India.

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۰ — شمارہ ۴۱

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ... روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائب: جاوید اقبال اختر

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۵ راخاء (اکتوبر) ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل مجریہ ۲۷ ستمبر (تبوک) کے ذریعہ موصولہ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور کی عام طبیعت اچھی ہے۔ لیکن دانت میں درد کی تکلیف ہے"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۵ راخاء (اکتوبر) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے گھٹنے میں آرتھرائٹس کی تکلیف میں بھی پہلے سے افاقہ ہے۔ الحمد للہ۔ محترمہ موصوفہ کی مکمل صحت و شفایابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

— مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

۹ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ — ۸ راخاء ۱۳۶۰ ہش — ۸ اکتوبر ۱۹۸۱ء

محمود ہال لنڈن میں

مجلس انصار اللہ برطانیہ کا دو روزہ کامیاب سالانہ اجتماع

محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اور محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مرکزیہ کے بصیرت افروز خطابات

اجتماع کا پہلا دن
بموخہ ۱۳ر جون ۱۹۸۱ء

رپورٹ مرتبہ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ناظم اعلیٰ یو۔کے

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی مجلس انصار اللہ یو۔کے کو مورخہ ۱۳ اور ۱۴ جون کی تاریخوں میں اپنا دو روزہ تیسرا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ۔

اس اجتماع میں ملک کے طول و عرض سے ۱۲۵ نمائندگان نے شرکت کی۔ امسال کے اجتماع کو ایک خصوصیت یہ بھی حاصل تھی کہ اس میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھی شریک تھے۔

اجتماع کا پروگرام مطبوعہ وقت کے مطابق ٹھیک چھ بجے محمود ہال لنڈن میں مکرم محمود احمد صاحب آف کرائڈن کی تلاوتِ قرآن کریم اور مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب کی نظم خوانی کے ساتھ شروع ہوا۔ ازاں بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ انگلستان و نائب صدر مجلس انصار اللہ یو۔کے نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جس کے شروع میں آپ نے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا خصوصی پیغام جو انہوں نے اس اجتماع کے موقع پر ارسال فرمایا تھا پڑھ کر سنایا۔ (اس پیغام کا مکمل متن صفحہ ۳ پر دیا جارہا ہے۔ ایڈیٹر)

افتتاحی خطاب

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے قرآن مجید کی آیت وَ ذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ ذَکِّرْ کے معنی ہیں بار بار یاددہانی کرانا کیونکہ ایسی یاددہانی مومنوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی مسلمان ہیں۔ ہمیں بھی جب بار بار نیکی کی طرف رغبت دلائی جائیگی اور یاددہانی کرائی جائے گی تو انشاء اللہ ہمارے اندر بھی ایک قوت پیدا ہوگی جس سے ہم اسلام کے سچے نمونے بن سکیں گے۔ اسی وجہ سے بار بار اس طرح کے اجتماعات منعقد کئے جاتے ہیں — !!

خطاب محترم نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے سب سے پہلے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا سلام سب احباب تک پہنچایا۔ پھر فرمایا کہ ہماری جماعت کے اندر اجتماعات اور جلسوں کا جو سلسلہ جاری ہے ان کی غرض و غایت یہی ہوتی ہے کہ بار بار نیک کاموں کی طرف یاددہانی کرائی جائے۔ آپ نے فرمایا کہ سب سے ضروری امر نماز باجماعت کی ادائیگی ہے۔ اور اس بارہ میں ان ذیلی تنظیموں کو خصوصاً اور افرادِ جماعت کو عموماً کوئی غفلت نہیں کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے جو مساجد اور مشن ہاؤس اب ہمیں عطا کئے ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو آباد کرنے کی کوشش کریں۔ البتہ جو لوگ فاصلہ پر رہتے ہیں اور مسجد میں نہیں آسکتے وہ اپنے گھروں میں نماز باجماعت کا اہتمام کریں۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے اپنے کنبہ کا نگران بنایا ہے ان کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا اہتمام کریں۔ جیسا کہ فرمایا ہے قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَ اَھْلِیْکُمْ نَارًا گھروں میں نماز باجماعت گھر میں ادا کرنے کا انتظام ہونا چاہیئے۔ اور نماز کے بعد درس کا اہتمام بھی کیا جائے۔

آپ کے بعد مکرم چوہدری انور احمد کاہلوں نے "صحابۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبۂ خدمتِ خلق" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے حاضرین کی توجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الوداعی خطبہ کی طرف مبذول کراتے ہوئے فرمایا۔ کہ آنحضرت صلعم نے اس بات پر زور دیا تھا کہ ہم سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اگر کوئی وجہِ امتیاز ہے تو وہ تقویٰ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ ان بھائیوں کو جن کو کسی بھی شے میں کم حصہ ملا ہے اپنے مالوں میں، علم میں، ہنر میں، ذہانت اور وقت میں حصہ دار بنائیں۔ آپ نے صحابہؓ کی زندگیوں سے مختلف واقعات بیان فرما کر ثابت کیا کہ وہ ہر وقت جذبہ خدمتِ خلق سے معمور تھے۔

اس کے بعد مکرم محمد احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کرائڈن نے "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارنامے" کے موضوع پر مدلل تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کے حق میں ۸۵ کتب لکھ کر علمی اور مذہبی دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ اور یہ ثابت کیا کہ اسلام ہی ایک مذہب ہے جو دنیا کی تمام مشکلات کا حل پیش کرتا ہے۔ اس دین کو دیگر سب ادیان پر فوقیت حاصل ہے۔ اور یہ کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ جو آج بھی انسان کو خدا تعالیٰ تک پہنچاتا ہے۔

—(باقی دیکھئے صفحہ ۶ پر)—

جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۰ ہش مطابق ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۸ راخاء ۱۳۶۰ ہش

جشنِ صدسالہ کے بعد

گزشتہ سال جشنِ صدسالہ دارالعلوم دیوبند کی سہ روزہ تقاریب کو لاکھوں افراد نے قریب سے دیکھا اور کروڑوں نے دُور سے اس کے بارے میں بہت کچھ پڑھا اور سُنا۔ جہاں تک اس جشن کے ظاہری تزک و احتشام کا تعلق تھا اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بلاشبہ اندرونِ مُلک منعقد ہونے والے کسی اجتماع میں مختلف مدارس کے مولویوں، خانقاہی صُوفیوں، پیروں، فقیروں اور سادہ لوح دیہاتی مُسلمانوں کا اتنا زبردست ہجوم اس سے قبل دیکھنے میں نہیں آیا۔ عینی شاہدین کا تو یہاں تک کہنا ہے کہ جشن میں انسانوں کی بھیڑ اور دھکم پیل کُمبھ کے میلے سے بھی کہیں بڑھ کر تھی۔ ظاہر ہے کہ مشتاقانِ دید کی اس غیر معمولی چہل پہل اور عطیات و چندہ جات کی غیر متوقع بوچھار کو دیکھ کر بانیانِ جشن کو کیوں خوشی نہ ہوئی ہوگی ـــ؟

اجتماع میں شریک ہونے والے سادہ لوح دیہاتی مُسلمانوں کی اکثریت جہاں اپنی نوعیت کے اِس پہلے جشن کو محض ایک میلے کی حیثیت سے دیکھ کر اُس سے لُطف اندوز ہو رہی تھی، وہاں ایک قلیل تعداد امتِ مسلمہ کے مسائل سے آگہی و دلچسپی رکھنے والے اُن سنجیدہ طبع دردمندوں کی بھی تھی، جو محض یہ توقعات لے کر اس جشن میں شریک ہوئے تھے کہ سو سال کے بعد ہمارے شیوخ، اکابر علماء، ماہرینِ تعلیم اور کاملینِ فن کو پُوری سنجیدگی اور متانت کے ساتھ یہ سوچنے کا موقعہ ملے گا کہ

● ـــ دین سے کورے ہندوستان کے کروڑوں پسماندہ مُسلمانوں کی دینی جہالت کا کیا مداوا کیا جائے؟ ● ـــ اندرونِ مُلک اسلامی درس گاہوں کے علمی، اخلاقی اور روحانی معیار کو کس طور سے بہتر اور مفید بنایا جائے ـــ؟ ● ـــ تبلیغ و اشاعتِ دین کے اہم ملّی فریضہ کو کیونکر جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جائے ـــ؟ ● ـــ دورِ حاضر میں مُسلمانوں کی دینی و دنیوی فلاح و بہبود کے لئے کون سی مفید تدابیر عمل میں لائی جائیں ـــ؟ ـــ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ● ـــ تمام عالمِ اسلام بالخصوص مسلمانانِ ہند کی صفوں میں موجود تفرقہ و انتشار کی وسیع خلیج کو کیونکر پاٹا جائے ـــ؟

سچ پوچھئے تو اِس جشن کی اصل کامیابی نہ تو سادہ لوح دیہاتی مُسلمانوں کے ہجومِ پُرشوق میں مضمر تھی اور نہ ہی کروڑہا روپے کے عطیات و چندہ جات کی فراہمی میں۔ بلکہ اصل کامیابی اُن نیک اور مخلصانہ توقعات کی تکمیل تھی جو اُمتِ مُسلمہ کے ہزاروں بہی خواہوں نے اس سے وابستہ کی تھیں۔

مگر ـــ عملاً اس تمام ہنگامہ آرائی کے کیا ٹھوس اور مفید نتائج برآمد ہوئے خود محبانِ دارالعلوم دیوبند کی تحریرات کے آئینہ میں ملاحظہ کیجئے :ـــ

(۱) "اجلاس صدسالہ ہونے کے ایک ہفتہ کے بعد اخبارات میں حلقہ دیوبند کے دو گروپوں میں اختلاف رائے ظاہر ہوئے۔ اور شدّت اختیار کر گئے۔ یہاں تک کہ دارالعلوم دیوبند میں ہنگامے اور دنگے شروع ہو گئے۔ (روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۸۱/۱/ ۱۸)

(۲) ـ "ہندوستان کے مُسلمانوں کی اس سے زیادہ کیا بدقسمتی ہوگی کہ ایک صدی کے بعد ایک تعمیری کام ہُوا تھا کہ آپس کی نااتفاقی کی بھینٹ چڑھ گیا۔" (روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۸۱/۵/ ۱۸)

(۳) "اپنوں ہی کے ہاتھوں علم و تقویٰ سکھلانے والی اس درس گاہ کو جہل و نادانی کا شکار ہونا پڑا۔ . . . . . . مُسلمانوں کی اس دانش گاہ کے طالب علموں کے بارے میں دُنیا کیا تصور کر رہی ہوگی اور خود یہ اصحابِ علم یہاں سے فارغ ہو کر عوام کو علم و حکمت کے کیا درس دے سکیں گے۔"

(روزنامہ دعوت دہلی ۸۱/۹/ ۲۲)

(۴) "اجلاسِ صدسالہ میں قوم نے مہتمم صاحب دارالعلوم کو ایک کروڑ روپے دیئے۔ اس میں سے لاکھوں روپے خرچ ہوئے۔ اور عام شہرت ہے کہ لاکھوں کا خرد بُرد ہُوا۔"

(روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۸۱/۱/ ۱۴)

(۵) "مولانا محمد منظور نعمانی نے بعض ذمہ داراں سے کہا ہے کہ میرے نزدیک تو دارالعلوم مر چکا ہے۔ اب اس کے احیاء کی کوشش کرنا بے سُود ہے. . . . . . . دارالعلوم تقویٰ، دیانت اور امانت کی بُنیاد پر قائم تھا اور آج کا دارالعلوم اِس سلسلہ میں دیوالیہ ہو چکا ہے۔" (ایضاً)

(۶) "طلباء اساتذہ کی لاپرواہی سے سخت نالاں ہیں۔ ان کو دفترِ تعلیمات سے رشوت کی شدید اذیت ہے۔ وہ دارالاقامہ کے مظالم سے پریشان ہیں۔ اُن کے سامنے ایک طرف اسلامی تعلیمات کا خاکہ ہے اور دُوسری طرف انتظامیہ کی بد دیانتی، خویش پروری اور خیانت کے نقشے ہیں۔"

(روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۸۱/۱/ ۱۴)

(۷) "اس وقت دارالعلوم کا سب سے سنگین مسئلہ تعلیمی انحطاط کا ہے۔ جس سے ہر طالبِ علم پریشان ہے۔ اور اس کی بُنیادی وجہ ہے نااہل مدرسین کا تقرر جو رشتے کی بناء پر یا خدمت کی بناء پر یا سفارش کی بناء پر عرصہ سے ہوتا رہا ہے۔ اور دوسرا بُنیادی سبب ہے امتحانِ داخلہ سے لے کر امتحانِ سالانہ تک بے پناہ رشوت کی گرم بازاری کہ مٹھائی، شہد، گھی، قلم وغیرہ سے لے کر نقد رقوم تک نہ صرف قبول کی جاتی ہیں بلکہ دھڑلّے سے لی جاتی ہیں۔ اور وہی آج کل دارالعلوم کا سِکّہ رائج الوقت ہیں۔ اس سے اچھے نمبر، اچھے کمرے، اور اچھے انعام حاصل ہو جاتے ہیں۔"

(روزنامہ الجمعیۃ ۸۰/۱۲/ ۳۰)

(۸) "مہتمم صاحب نے دارالعلوم کا چوتھا دَور شروع کر دیا ہے۔ جس دَور میں دارالعلوم اک بے نکیل اُونٹ کی طرح، اک لاوارث مال کی طرح اور اِک بے سری فوج کی طرح رہے گا۔ جہاں کوئی اُصول، کوئی ضابطہ کوئی دیانت نہیں ہوگی۔ اگر ہوگی تو مفاد پرستی اور عیش پرستی ہوگی۔ اور دارالعلوم کی عالمی حیثیت، علمی سربراہی اور اسلامی نمائندگی کا جنازہ نکال دے گی۔"

(الجمعیۃ دہلی ۸۱/۱/ ۱۱)

(۹) "جب سے دارالعلوم کا یہ مزاج ختم ہُوا ہے تب سے بریلی کی بلی ہی نہیں بلکہ جماعتِ اسلامی کا بلّا بھی دارالعلوم میں داخل ہو کر اربابِ دارالعلوم کو دلچسپ تماشہ دکھا رہے ہیں۔"

(الجمعیۃ دہلی ۸۱/۱/ ۱۶)

(۱۰) "اس خانہ جنگی کی وجہ سے دارالعلوم اور جماعت دارالعلوم کی جو بے آبروئی اور رُسوائی ہوئی ہے جس نے ہم کو کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔ اور جس نے جماعت اور مسلک کے دُشمنوں کو ہم پر اور ہمارے اکابر پر حملہ کرنے کے لئے بے حساب مواد اور میگزین فراہم کر دیا ہے۔"

(الجمعیۃ دہلی ۸۱/۹/ ۲۰)

(۱۱) "گزشتہ سال اس کی صدسالہ جوبلی منائی گئی۔ مگر کیا اس سے زیادہ ناکام، بے مقصد، نقصان رساں، فضول کسی اور اجتماع کی پُوری صدی میں نشاندہی کی جاسکتی ہے ـــ؟"

(الجمعیۃ دہلی ۸۱/۱۲/ ۳۰)

فَاعْتَبِرُوْا یَآ اُوْلِی الْاَبْصَارِ !!

خورشید احمد انور

اِک چمن زارِ لطافت ہے یہ تفسیرِ صغیر!

نتیجۂ فکر مکرم چوہدری شبّیر احمد صاحب واقفِ زندگی ربوہ

آئینہ دارِ حقیقت ہے یہ تفسیرِ صغیر
طالبوں کے لئے نعمت ہے یہ تفسیرِ صغیر

نام محمُود ہے اور کام بھی محمُود ترا!
تیری عظمت کی علامت ہے یہ تفسیرِ صغیر

بند اِک کُوزے میں دریا کو کیا ہے تُو نے
واقعی ایک کرامت ہے یہ تفسیرِ صغیر

دلنشیں طرزِ بیاں حُسنِ معانی روشن
اِک چمن زارِ لطافت ہے یہ تفسیرِ صغیر

دعوتِ عام ہے اہلِ خرد کو شبّیر!
کوئی لکھ کر تو بتائے بھلا . . تفسیرِ صغیر!

تربیت، تعلیم اور تبلیغ انصار اللہ کے تین بنیادی کام ہیں

ان کی طرف ٹھوس توجہ دینے سے باقی سب شعبوں کو بھی تقویت ملتی رہے گی!

تیسرے سالانہ اجتماع مجالس انصار اللہ برطانیہ منعقدہ ۱۳ و ۱۴ جون ۱۹۸۱ء کیلئے
محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا بصیرت افروز پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرے پیارے اور قابلِ صد احترام انصار بھائیو!

مجلس انصار اللہ برطانیہ کے اس تیسرے اجتماع میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صدر کی نمائندگی نائب صدر اول مرکزیہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر پہلو سے بابرکت اور کامیاب بنائے۔ اور اس کے دور رس نیک نتائج مرتب فرمائے اور مجالس برطانیہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے سائے تلے بیش از بیش ترقی کی راہوں پر گامزن رہیں۔ اس موقعہ پر مجھے پیغام کے لئے کہا گیا ہے اس سے بہتر اور کیا پیغام ہو سکتا ہے کہ میں برادرم مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کو مجسم پیغام کی صورت میں آپ کے پاس بھجوا رہا ہوں۔ ان کی نصائح کو غور سے سنیں اور قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔ اور عمل کے سانچوں میں ڈھال کر اپنے خلوص نیت کا ناقابل تردید ثبوت پیش فرمائیں۔ اُمید ہے کہ یہ اجتماع انصار کے جذبوں میں ایک نئی حدت پیدا کرے گا۔ خدمت دین کی تمنائیں اگر کسی دل میں خوابیدہ بھی تھیں تو اب جاگ اٹھیں گی۔ نئی زندگی اور نئے ولولے پیدا ہوں گے لیکن مجھے فکر اس بات کی ہے کہ کیا مجالس کی مقامی تنظیمیں اس روحانی توانائی سے کماحقہ استفادہ بھی کر سکیں گی؟

بسا اوقات میں نے مشاہدہ کیا ہے کہ ایسے مبارک اجتماعات سے پھوٹنے والی روحانی توانائی سے پورا فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ پس اس کا بیشتر حصہ استعمال کے بغیر ضائع ہو جاتا ہے۔ اور جذباتی ہیجان سے ٹھوس بات آگے نہیں بڑھتی۔

لیکن میں آپ سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ایک ٹھوس پروگرام لے کر آپ کے پاس آ رہے ہیں۔ جسے بروئے کار لانے کے لئے آپ اس اجتماع سے پیدا ہونے والی روحانی حدت سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور اسے محض ایک نمائشی عارضی چمکار کا تماشہ نہ بنا دیں بلکہ اسے دائم رہنے والے حسین اعمال کی شکل میں ڈھال دیں جن کو قرآن کریم کی اصطلاح میں باقیات الصالحات کہا جاتا ہے۔

اس موقع پر خصوصیت کے ساتھ حسب ذیل چند باتوں کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانی چاہتا ہوں:-

یہ خیال دل سے نکال دیں کہ انصار ایسے بوڑھوں کی ایک جماعت ہے جن کا عمل کا زمانہ پیچھے رہ چکا ہے اور اب آرام اور استراحت اور خواب غفلت کے مزے اڑانے کے دن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی سُنت اس غلط مغربی تصور کی تکذیب کر رہی ہے۔ کیونکہ انبیاء کی بھاری اکثریت کا انتخاب اس نے اس عمر سے کیا جو ہماری اصطلاح میں انصار کی عمر کہلاتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ کے نزدیک پختگی کے ساتھ کام کرنے کی عمر کا آغاز لگ بھگ ۴۰ سال سے شروع ہوتا ہے۔ اور یہ کام کی عمر آخری سانس تک جاری رہتی ہے۔

عمر عزیز کے اس دَور کی قدر و قیمت کا اندازہ کچھ اس طرح بھی لگایا جا سکتا ہے کہ جب امتحان کا وقت قریب آتا ہے تو سال بھر نہ پڑھنے والے بچے بھی پڑھنے لگ جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات راتیں جاگ جاگ کر کاٹتے ہیں۔ بحیثیت مجموعی انصار اس اٹل ساعت کے قریب تر پہنچ چکے ہوتے ہیں جس کے آنے پر اچانک عمل کی صف لپیٹ دی جاتی ہے۔ اور حساب کتاب کا باب کھلتا ہے۔ پس اس ساعت کے قریب ہونے سے قوتِ عمل کو انگیخت ملنی چاہیئے نہ کہ خوابِ غفلت کا پیغام۔ انصار اللہ کے تین بنیادی کام ہیں۔ جن کی طرف ٹھوس توجہ دینے سے باقی سب شعبوں کو بھی ازخود تقویت ملتی رہے گی۔ تربیت، تعلیم اور تبلیغ۔

تربیت میں سب سے اہم نماز باجماعت کا قیام ہے۔ اسلامی جہاد کے میدان میں مغربی محاذ پر ہمیں سب سے زیادہ زک اسی شعبہ میں اٹھانی پڑی ہے۔ مخالفانہ تمدنی اور تہذیبی فضا، مساجد کی کمی۔ اوقات کار کی ایسی تقسیم جس میں بظاہر عبادات کی کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی۔ اور زائد از کار دلچسپیوں کے ایسے رجحانات جو عبادت کی طرف سے توجہ کا رُخ ہٹانے والے ہیں۔ علاوہ ازیں نئی نسلوں کے لئے علمی اور عملی تربیت کے مواقع کی کمی، یہ تمام باتیں ایسی ہیں جو نماز باجماعت کے قیام کی راہ روکے کھڑی ہیں۔ پس ضرورت ہے کہ سب سے زیادہ ٹھوس جوابی حملہ اسی محاذ پر کیا جائے اور مجالس انصار اللہ اپنے اجلاسات اور اجتماعات میں اپنے ایجنڈے پر اس موضوع کو ایک مستقل جگہ دیں۔ سر جوڑ کر بیٹھیں اور غور کرتے رہیں کہ کس طرح عبادت کے جھنڈے کو اس ملک میں بلند رکھنا ہے۔ مفید تجاویز پر عملدرآمد کا انتظام کریں مستقل نگرانی رکھیں۔ اور ماہ بماہ جائزہ لیتے رہیں کہ گزشتہ ماہ کے مقابل پر آپ کچھ آگے بڑھ بھی سکے ہیں کہ نہیں۔

یاد رکھیں کہ اس ضمن میں جو رپورٹیں آپ مرکز کو ارسال فرمائیں ان میں ٹھوس اعداد و شمار دیئے جائیں کہ گزشتہ کے مقابل پر کیا ٹھوس ترقی ہوئی؟ محض مضمون نگاری جو اعداد و شمار سے خالی ہو نہ تو آپ کے کام آئے گی نہ مرکز کے۔

تعلیم میں سب سے زیادہ ضروری قرآن کریم کا مطالعہ ہے۔ اور ضروری ہے کہ ہر احمدی قرآن کریم کو ترجمہ کے ساتھ پڑھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی اس بابرکت تحریک پر ہر ممکن عمل کیا جائے کہ ہر احمدی گھرانے میں تفسیر صغیر موجود ہو۔ اور گھر کا ہر فرد اس کی مدد سے قرآن مجید کا ترجمہ سیکھے۔ رمضان المبارک قریب ہے۔ اس سے پہلے انصار یہ انتظام مکمل کر لیں۔ تاکہ رمضان کے بابرکت ایام میں تعلیم کے اس بنیادی پروگرام پر بھرپور عمل کیا جا سکے۔

تبلیغ کے متعلق میرا یہ تکلیف دہ تاثر ہے کہ ہماری اکثریت اس اہم فریضۂ جہاد سے غافل ہو چکی ہے۔ جس کا شدید نقصان جماعت کے ہر شعبہ کو پہنچ رہا ہے۔ ایسا منصوبہ بنائیں اور منصوبہ پر عملدرآمد کے ایسے ٹھوس مستقل تنظیمی ذرائع اختیار فرمائیں کہ آئندہ چند سالوں کے عرصہ میں ہر ممبر مجلس انصار اللہ ایک کامیاب مبلغ بن چکا ہو۔ اور ہر سال کم از کم ایک غیر مسلم کو مسلم بنانے کی۔ یا نام کے مسلمان کو حقیقی مسلمان بنانے کی توفیق پا سکے۔ یہ کوئی ناممکن بات نہیں۔ جس نے بھی خلوص نیت کے ساتھ یہ عہد باندھا۔ اور دیانتداری سے اس پر عملدرآمد کی کوشش کی، اللہ تعالیٰ اُسے اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ اور آئندہ بھی فرماتا رہے گا۔

آخر پر یہ عرض کروں گا کہ ہر ممبر انصار اللہ، اللہ تعالیٰ سے ذاتی پیوند جوڑے۔ اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کئے بغیر ہر عمل بے نور اور بے جان رہتا ہے۔ جیسے کوئی انسانوں کے بُت بنانے والا یہ سمجھنے لگے کہ میں انسان بنا رہا ہوں۔ ہمارے اعمال مٹی کے بُت ہی تو ہیں اگر اللہ تعالیٰ کے اذن سے ان میں نفخ روح نہ ہو۔ پس خدا تعالیٰ کو دوست پکڑیں اور جو کچھ کریں اس کی رضا کی خاطر کریں۔ اور بندے کے تصور کو بیچ سے نکال دیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور ہمیشہ اس کے قرب میں اس کی رحمت کے سایے تلے رہیں۔ آمین۔

نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عزیز جمیل احمد پسر مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے ہماچل پردیش یونیورسٹی شملہ کے ایل ایل بی کے سیکنڈ سمیسٹر کے امتحان میں یونیورسٹی بھر میں اول پوزیشن حاصل کی ہے الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ کامیابی ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور آئندہ مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین۔
(مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

قسط دوم

اسلام اور آزادیٔ ضمیر

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

فتح مکہ

دُوسرا واقعہ میں بطورِ ثبوت فتح مکہ کا پیش کرتا ہوں۔ جب حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ فاتحانہ شان سے مکہ کی سرزمین میں داخل ہوئے، ہاں وہی مکہ جہاں آپؐ کو اور آپؐ کے صحابہؓ کو جفاکار کفار کا بے باکانہ اور وحشیانہ سلوک برداشت کرنا پڑا تھا۔ جہاں سے سرورِ کونین صلعم کو اپنی جان بچانے کے لئے وطن سے بے وطن ہونا پڑا۔ جس کی مقدس گلیوں میں معصوم و بے گناہ مسلمانوں کا ناحق خون بہایا گیا تھا۔ اس مکہ کے لرزاں و ترساں باشندے آج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کلیۃً رحم وکرم پر تھے۔ اور دُوسری طرف مسلمانوں کا ہجوم ہے جو اس بات کا منتظر ہے کہ کب حکم ہو تو ان سب سنگدل ظالموں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو جبراً اُن سے اپنا مذہب منوایا اور نہ ہی اُن لوگوں سے انتقام لیا۔ نہ تو وہاں کوئی قتل و غارت ہوئی اور نہ کسی کی عزت سے کھیلا گیا۔ بلکہ ہر شخص جو اپنے گھر کے کواڑ بند کر کے بیٹھ رہا وہ محفوظ و مصئون تھا۔ اس موقعہ پر آپؐ نے نہایت وسعتِ قلبی اور محبت و شفقت کے ساتھ اپنے جانی دُشمنوں کو یہ کہہ کر عام معافی دے دی کہ:-

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ، اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ۔

جاؤ، آج کے دن تم پر کوئی جبر و تشدد نہیں کیا جائے گا۔ تم سب آزاد ہو۔

تاریخِ عالم کا جائزہ لیجئے۔ بڑے بڑے لوگوں کی سوانح پر گہری نظر ڈالیئے۔ سارے جہان کے واقعات کا مطالعہ کیجئے، آپ کو کہیں بھی ایسے عفو و درگذر کی مثال نہیں ملے گی کہ ایک فاتح نے اپنے مفتوح لوگوں سے اور مفتوح بھی وہ جو نہایت ظالم دُشمن تھے اُن سب کو ایسی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے معاف کر دیا ہو جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے معاف فرما دیا۔ ایک مثال بھی ایسی نہیں ملے گی۔ اور یہ ثبوت ہے اس امر کا کہ مذہب کو پھیلانے کے لیے کسی بھی صورت میں آپؐ نے نہ تو انتقام سے کام لیا اور نہ ہی جبر و تشدد سے بلکہ اس معاملہ میں آپؐ ہمیشہ آزادیٔ ضمیر کے علمبردار رہے۔

خانہ کعبہ کی کنجیاں

فتح مکہ کی اس شیریں ... کا بیان ... کے وقت مخالفین کی مخالفت کے باوجود آپؐ کے اخلاق اور جذبۂ آزادیٔ ضمیر کا اندازہ اس واقعہ سے بھی بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ مکہ سے ہجرت کرنے سے قبل آپؐ نے ایک دفعہ خانۂ کعبہ کے کلید بردار عثمان بن طلحہ سے بیت اللہ کا دروازہ کھولنے کی درخواست کی۔ اُس نے نہایت تکبر اور غرور سے آپؐ کی استدعا کو ٹھکرا دیا تھا۔ اس پر حضور صلعم نے فرمایا، ایک دن آئے گا کہ یہ کُنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور میں جسے چاہوں گا دوں گا۔ عثمان نے جھنجھلا کر کہا کیا اُس دن قریش کے تمام مرد ذلیل و برباد ہو چکے ہوں گے؟ ___ فتح مکہ کے روز سب سے پہلے آپؐ کعبہ میں تشریف لے گئے۔ اور اُسی عثمان کو آپؐ نے طلب فرمایا۔ عثمان ڈرا ہوُا اور سہما ہوُا حضورؐ کے سامنے بُت بنا کھڑا تھا اور اُسے اپنے وہ الفاظ یاد آ رہے تھے جو اُس نے حضورؐ سے کہے تھے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کمال شفقت سے فرمایا، عثمان! آج انتقام لینے اور غصہ نکالنے کا دن نہیں بلکہ نیکی اور اسلامی اخلاق قائم کرنے کا دِن ہے۔ جاؤ تمہیں معافی دی جاتی ہے۔ نہ صرف معافی بلکہ کعبہ کی چابیاں بھی تیرے حوالہ کی جاتی ہیں۔ یہ چابیاں جو تم سے چھینے گا وہ ظالم ہوگا ___!!

(طبقات ابن سعد جزو دوم صفحہ ۹۹ عام الفتح)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی سلطنت کا بادشاہ ہونے کی صُورت میں بھی اپنی غیر مُسلم رعایا کو وہی حقوق دیئے جو مُسلمانوں کو میسّر تھے اور جو حقوق حقیقی معنوں میں ایک مہذب حکومت اپنے شہریوں کو دیتی ہے۔ آپ نے یہ اعلانِ عام فرما دیا کہ تمہیں مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ تمہاری جان اور تمہارا مال، تمہاری عزت اور تمہاری آبرو محفوظ ہیں۔

آنحضرت صلعم کے فرامینِ آزادی

حضرت بانیٔ اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ وسعتِ قلبی صرف فتح مکہ سے ہی محدود نہیں۔ بلکہ آپؐ نے عیسائیوں یہودیوں اور زرتشتیوں کو بھی فرامینِ آزادی عطا فرمائے جن کے تحت ان کو اسلامی نظام میں آزادیٔ ضمیر و مذہب کا حق دیا گیا۔ اور وہ جملہ حقوق انہیں دیئے گئے جو ایک انسان کے خدا تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں اور مسلم اور غیر مُسلم کسی کا بھی امتیاز نہیں برتا گیا۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل حقائق بطورِ ثبوت پیش ہیں۔

یہود سے معاہدہ

جب رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں پر مسلمانوں کے علاوہ یہودیوں کے تین قبائل بنو قینقاع۔ بنو نضیر اور بنو قریظہ تھے۔ اور مشرکین کے دو بڑے قبائل اوس اور خزرج تھے۔ ابنِ ہشام کی روایت کے مطابق اہلِ مدینہ سے جو معاہدہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ درج ذیل ہے:-

"یہ وہ معاہدہ امن ہے جو محمد رسول اللہ مسلمانوں کو خواہ وہ قریشی ہوں یا اہلِ مدینہ۔ اور نیز ہر مذہب و ملت سے قطع نظر اُن تمام لوگوں کو عطا کرتے ہیں جو آپؐ کے اور آپؐ کے خلفاءؓ کے ساتھ بامن و آشتی رہنے کا پیمان کریں۔ صلح و جنگ کے قوانین تمام مسلمانوں پر یکساں عائد ہوں گے۔ اور کوئی مسلمان ذاتی ذمہ داری پر مخالفینِ اسلام سے صلح و جنگ کرنے کا مجاز نہیں ہوگا۔ اور ہر طور کی ذلت و اہانت اور زجر و توبیخ سے اُن یہود کی حفاظت کی جائے گی جو ہمارے سایۂ عاطفت میں رہیں گے اور مُسلمانوں سے مادیانہ طور پر اُن کی مدد اور اُن سے سلوک کیا جائے گا۔ بنو عوف۔ بنو نجار۔ بنو حارث بنو اوس مصطلق یہود اور مدینہ کے دُوسرے باشندے اور سب مسلمان ایک ملتِ واحدہ بنائیں گے۔ اور سب کو اپنے مذہبی اُمور میں کامل آزادی ہوگی۔ اور وہ لوگ بھی جن سے دوستداری کا معاہدہ ہو چکا ہوگا یا زیرِ حفاظت ہوں گے انہی حقوق سے متمتع ہوں گے جو یہود کو عطا کئے گئے ہیں۔ دفاعِ مدینہ میں یہود مُسلمانوں کے معاون و مددگار ہوں گے۔ اور ان سب لوگوں کو جو اس میثاق میں شامل ہوں گے حفاظت کی جائے گی۔ یہود کے ہواخواہوں اور دوستوں سے بھی یہود ایسا معاملہ ہی کیا جائے گا۔ تمام حقیقی مسلمان گناہ گاروں تفرقہ پسندوں اور باغیوں سے کوئی علاقہ نہیں رکھیں گے۔ اور نہ مجرم کی حمایت کریں گے۔ خواہ اُن کا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ ان سب کے اختلافات و مناقشات کا فیصلہ جو اس معاہدہ میں شریک ہوتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے۔"

تمام عیسائیوں کیلئے فرمانِ حریت

وہ فرمانِ آزادی جو حضرت رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوّل اوّل عبرانی عیسائیوں کو عطا فرمایا تھا اور بعد میں ممالکِ اسلامی کے تمام عیسائیوں تک وسیع کر دیا گیا تھا اس فرمان کی عبارت یہ ہے کہ:-

"یہ دستاویز ہے جو محمد بن عبد اللہ رسولِ خدا بشیر و نذیر نے اس لئے تحریر کروائی ہے تا بعد میں آنے والوں کے لئے بہانہ جوئی کا کوئی راستہ نہ رہے۔ ہم نے ... اُن مسیحیوں کے لئے تحریر کروایا ہے جو مشرق و مغرب کے باشندے یا دُور و نزدیک رہنے والے ہیں۔ خواہ اُن کا تعلق ہمارے زمانہ سے ہے یا وہ بعد میں آنے والے ہیں۔ ہم اُن سے آشنا ہوں یا نہ ہوں۔ ... کے لئے ہے۔ اگر کوئی مسلمان خواہ راعی ہو یا رعایا ان احکام و اوامر کی خلاف ورزی کرے گا جو اس میں ترتیب دیئے گئے ہیں تو وہ خدا کے عہدنامہ کو توڑنے والا ٹھہرے گا۔ عہدشکن قرار پائے گا۔ اور خدا کی لعنت کا سزاوار ہوگا۔

میں عہد کرتا ہوں کہ اگر کوئی راہب اور ابن السبیل یا ایسا ہی کوئی اور فرد پہاڑوں، جنگلوں، صحراؤں اور آبادیوں میں غرض جس جگہ بھی میری مدد کا خواستگار ہوگا تو میں اپنے تمام دوستوں اور مددگاروں اور رشتہ داروں کے ساتھ اس کی امداد کراؤں گا۔ اور میری پناہ اُن سب تک وسیع ہوگی۔ اس لئے کہ وہ میری رعایا، یا میرے معاہدہ میں رہ گئے۔ اور میں اپنی امداد کا ہاتھ ان سب تک بڑھاؤں گا جو میرے معاہدہ میں آئیں گے۔ اور اُن کے دُشمنوں سے اُن کی مدافعت کروں گا۔ اور ہر تکلیف سے انہیں بچاؤں گا۔ اور اس کے بدلہ میں وہ مجھے صرف جزیہ ادا کریں گے۔

اگر وہ اپنے جان و مال کی حفاظت خود کرنا چاہیں گے تو انہیں اس کی اجازت ہوگی اور اس وجہ سے انہیں کوئی دُکھ و تکلیف نہ دی جائیگی کسی بشپ کو اُس کے کلیسا، کسی راہب کو اُس کے راہب خانہ اور کسی عابد یا پادری کو اُن کے صومعہ سے علیٰحدہ نہیں کیا جائے گا۔ سب کو مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی کامل آزادی ہوگی۔ اُن کے گرجے اور عبادت گاہیں برباد اور ویران نہ کی جائیں گی۔ اُن کے گرجوں کا سامان مساجد یا مُسلمانوں کے مکانات بنانے میں استعمال نہ ہوگا۔ جو مُسلمان اس معاہدہ کی خلاف ورزی کرے گا وہ خدا اور رسُول کا نافرمان ٹھہرے گا۔ راہبوں اور پادریوں سے خواہ وہ پہاڑوں میں رہیں یا دریاؤں میں، مشرق و مغرب میں رہیں یا شمال و جنوب میں، جزیہ وغیرہ نہیں لیا جائے گا۔ بجز اُن کے جو میرے میثاق میں ہیں۔ اور وہ ہر تکلیف اور زحمت سے مامون رہیں گے۔ ان میں سے جو پہاڑوں یا وادیوں کا ہو

میں کنارہ کش ہو جائیں گے اُن کی مزروعہ زمینوں سے عُشر یا اور کسی قسم کا ٹیکس نہیں لیا جائے گا۔ اور ایامِ قحط میں بھی وہ غلہ وغیرہ سے امداد و اعانت کرنے کے لئے مجبور نہیں کئے جائیں گے۔ نہ اُن سے جنگی خدمات لی جائیں گی۔ نہ ہی جزیہ وصول کیا جائے گا۔ پھر عام طور پر مالیہ کی وصولی میں سختی و شدت کا برتاؤ نہیں ہوگا۔ مذہبی مناقشات اور جھگڑوں میں اُن سے نرمی اور رأفت سے گفتگو کی جائے گی۔ چاہیئے کہ اُن سے ہر جگہ بے پایاں شفقت و رأفت کا سلوک ہو۔ ہر زحمت و کلفت سے انہیں بچایا جائے۔ اور جو اس میثاق الٰہی کو توڑے گا اور اس سے مختلف رویہ اختیار کرے گا تو وہ خدا کا دشمن اور اس کے عہد نامہ کو توڑنے والا ٹھیرے گا۔ اُن کے گرجوں کی مرمت کے لئے ہر ممکن امداد دی جائے گی۔ اسلحہ بندی سے یہ آزاد ہیں۔ مسلمان اُن کی حفاظت کریں گے چاہیئے کہ اس دستاویز کی تا قیامت مخالفت نہ کی جائے۔“

(فتوح البلدان۔ جلد ذال)

زرتشتیوں کے لئے نامۂ امن

ایسا پیش ہے وہ فرمانِ آزادی جو زرتشتیوں کو آپؐ نے عطا فرمایا۔ آپؐ فرماتے ہیں:—

”یہ فرخ بن شاکسان برادر سلمانؓ اس کی اولاد اور تمام ذریّت کے نام محمد رسول اللہؐ کا مکتوب ہے۔ خواہ وہ مسلمان ہو جائیں یا اپنے مذہب پر رہیں۔ یہ میری طرف سے فرخ بن شاکسان اور اس کی ذریّت کے نام نامۂ امن ہے چاہئے وہ کہیں بھی بود و باش رکھیں وہ اپنی ملکیت کے کنوؤں اور چراگاہوں تک کھلے اور بے روک خدا کے حقدار ہیں۔ اُن سے کسی نوع کی بدسلوکی نہیں کی جائے گی۔ اور جن کے سامنے میرا یہ خط پڑھا جائے اُن سب کا فرض ہے کہ وہ فرخ بن شاکسان اور اس کی ذریّت کی حفاظت کریں۔ اور انہیں ہر فعل و عمل کی کامل آزادی دیں۔ اور انہیں تکلیف و دُکھ پہنچانے سے دوسروں کو روکیں۔ اور کسی طرح بھی اُن کی تذلیل و اہانت نہ ہونے دیں۔ میں اُن کے ڈاڑھی منڈوانے اور زنار پہننے کی مخصوص عادات سے اغماض کرتا ہوں۔ اور ہر قسم کے ٹیکس اور ان کی ذمہ داریوں سے وہ آزاد کئے جاتے ہیں۔ وہ پہلے کی طرح بے روک ٹوک اپنے مقدس مقامات اور ان سے متعلقہ جاگیروں اور زمینوں کے مالک ہوں گے۔ انہیں اعلیٰ اور بھڑکیلے لباسوں کے پہننے، گھوڑوں پر سوار ہونے، عمارتوں اور اصطبلوں کے بنانے اور تمام مذہبی رسوم ادا کرنے کی کھلی اجازت ہوگی۔ یہ تمام دیگر غیر مسلموں سے بہتر سلوک کے مستحق ہوں گے۔ چاہیئے کہ میرے اس عہد نامہ کی خلاف ورزی نہ ہو جبکہ میں سلمان کے ہم مذہبوں کے لئے پیچھے چھوڑے جاتا ہوں (حضرت سلمانؓ نعمتِ اسلام سے متمتع ہونے سے قبل زرتشتی تھے۔ ناقل) خواہ وہ اسلام قبول کر لیں یا اپنے مذہب پر رہیں۔ جو بھی میرے ان احکام کی فرمانبرداری کریگا خدا کی رحمتیں اس پر نازل ہوں گی۔ لیکن جس سے نافرمانی کا ارتکاب ہوگا خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ تا ابد ملعون ٹھیرایا جائے گا۔ جو اُن سے بھلائی کرے گا وہ مجھ سے بھلائی کرے گا۔ اور خدا اُسے اجر دے گا۔ اور جو اُنہیں پہنچائے گا وہ مجھے اذیت پہنچائے گا اور ’روزِ بازپرس‘ تک میں اس کا دشمن ہوں گا اور جہنم کی آگ اس کا انعام ہوگی۔ اور خدا کے حضور میں میری شفاعت سے وہ محروم رہے گا۔“

(فتوح البلدان۔ جلد ذال)

بیت المقدس کے عیسائیوں کو امن

مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرزِ عمل اور ہدایات اور قرآنی تعلیمات کے مطابق ہمیشہ غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کا احترام کیا ہے اور انہیں حریتِ ضمیر سے نوازا ہے۔ چنانچہ بیت المقدس کے عیسائیوں سے جو معاہدہ ہوُا اس میں یہ شرط موجود ہے۔ یہ معاہدہ حضرت عمر فاروقؓ کی موجودگی میں الجابیہ مقام پر طے پایا تھا۔ اس کے بعض اہم حصے درج ذیل ہیں:—

”یہ وہ امان ہے جو خدا تعالیٰ کے غلام امیر المومنین حضرت عمرؓ نے ایلیا کے لوگوں کو دی۔ یہ امان اُن کی جان و مال، گرجا اور صلیب، ان کے تندرست اور بیمار اور ان کے تمام مذہب والوں کے لئے ہے۔ اُن کے گرجوں میں نہ سکونت اختیار کی جائے گی۔ اور نہ وہ ڈھائے جائیں گے۔ نہ اُن کو اور نہ اُن کے احاطہ کو کچھ نقصان پہنچایا جائے گا۔ اُن کے مال میں بھی کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔ مذہب کے بارہ میں اُن پر کوئی جبر نہیں کیا جائے گا۔ اور نہ اُن میں سے کسی کو کوئی تکلیف دی جائے گی ……

جو کچھ اس معاہدہ میں ہے اس پر خدا، خدا کے رسولؐ، اس کے خلفاءؓ اور مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ بشرطیکہ یہ لوگ مقررہ جزیہ ادا کرتے رہیں۔“

(کتاب الخراج مصنفہ قاضی امام محمد یوسفؒ صفحہ ۸۲)

مسلمانوں کی رواداری

ادیانِ عالم میں اسلام ہی وہ پہلا مذہب ہے جس نے آزادیٔ ضمیر کے تعلق سے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ ہر مذہب کے پیروؤں میں سے اکثر ایسے ہوتے ہیں جو اُس مذہب کو ضد اور شرارت کی وجہ سے نہیں بلکہ حقیقۃً سچا سمجھ کر نیک نیتی سے اس کو مان رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے نیکی کی اس تڑپ کو جو ماننے والوں کے دلوں میں پائی جاتی ہے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا خواہ وہ غلطی پر ہی کیوں نہ ہوں۔ اُن کی یہ جد و جہد قابلِ قدر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:—

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا۔ (البقرہ: ۱۱۵)

یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت گاہوں سے لوگوں کو روکتا ہے کہ اس میں یادِ الٰہی کی جائے۔ اور اس کے ویران کرنے کے درپے ہوتا ہے تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظالم نہیں ہو سکتا۔

اس تعلیم کے مطابق اسلام سارے بنی نوعِ انسان کو یہ حق دیتا ہے کہ خواہ وہ فاتح ہو یا مفتوح، خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم اپنی عبادت گاہوں کو پوری آزادی سے استعمال کر سکتا ہے حتیٰ کہ اگر کوئی اپنے طریق پر اللہ کی پرستش کسی اور کی مذہبی عبادت گاہ میں کرنا چاہے تو بھی اسلام کا یہ حکم ہے کہ اُسے نہ روکا جائے۔ اور سب سے پہلے جس شخص نے اس اصول کو عملی جامہ پہنایا وہ ہمارے پیارے آقا و مطاع سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

چنانچہ ایک مرتبہ نجران (یمن) کے کچھ عیسائی دربارِ نبویؐ میں حاضر ہوئے اور مذہبی اُمور پر مسجدِ نبوی میں بیٹھ کر بحث کرتے رہے۔ اس بحث کے دوران اُن کی عبادت کا وقت ہو گیا۔ اور وہ لوگ اپنی عبادت کے لئے مسجد سے باہر جانے لگے۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسجد عبادت ہی کے لئے بنائی گئی ہے تم لوگ مسجد کے اندر ہی عبادت کر سکتے ہو۔ اس پر اُن عیسائیوں نے مسجدِ نبویؐ میں گرجا کے طریق پر عبادت کی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سامنے بیٹھے دیکھتے رہے۔

اس واقعہ سے نہ صرف بانیٔ اسلام کی عظیم رواداری کا ثبوت ہی ملتا ہے بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے کس قدر آزادیٔ ضمیر کا خیال رکھا ہے۔ حتیٰ کہ غیر مذاہب کے ماننے والوں کے اعتقادات کے مطابق انہیں اپنی عبادات بجالانے کا پورا حق دیتا ہے۔ بلکہ اپنی مساجد میں بھی ایسی عبادت کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اور اسی اُسوۂ نبیؐ کے مطابق ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جب کوپن ہیگن (ڈنمارک) اور گوٹن برگ (سویڈن) کی مسجد کا افتتاح فرمایا تو اس وقت یہی اعلان فرمایا کہ

”مسجد خدا کا گھر ہے اور وہی اس کا مالک ہے۔ ہم تو اس کے کسٹوڈین ہیں اس کے دروازے ہر اُس شخص کے لئے کھلے ہیں جو خدائے واحد کی عبادت کرنا چاہے۔ اس لئے تمام موحدین ہماری تعمیر کردہ دُوسری مساجد کی طرح اس مسجد میں اگر چاہیں تو اپنے طریق کے مطابق خدائے واحد کی عبادت کر سکتے ہیں۔ اُن کے لئے اس کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں۔“

(خلاصہ مفہوم بدر ۲۵ نومبر ۱۹۷۶ء)

ایک حکومت کے ایلچی کا واقعہ

آزادیٔ ضمیر سے متعلق یہ واقعہ بھی بڑا ایمان افروز ہے کہ ایک دفعہ ایک حکومت کا ایلچی آنحضرت صلعم کے پاس کوئی پیغام لے کر آیا۔ اور آپؐ کی صحبت میں کچھ دن رہ کر اسلام کی سچائی کا قائل ہو گیا۔ اور اُس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں تو دل سے مسلمان ہو چکا ہوں۔ میں اپنے اسلام کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا، یہ مناسب نہیں۔ تم اپنی حکومت کی طرف سے ایک امتیازی عہدہ پر مقرر ہو کر آئے ہو۔ اسی حالت میں واپس جاؤ اور وہاں جا کر اگر تمہارے دل میں اسلام کی محبت پھر بھی قائم رہے تو دوبارہ آ کر اسلام قبول کرو۔

(ابوداؤد۔ باب الوفاء بالعہد)

حضرت عمرؓ کا نمونہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آنحضرت صلعم کے دُوسرے خلیفہ اور اسلامی سلطنت کے بااختیار بادشاہ تھے۔ لیکن اس کے باوجود کبھی آپؓ نے کسی غیر مسلم کو جبراً اسلام میں داخل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ بلکہ اسلام کی آزادیٔ ضمیر کی تعلیم کے مطابق ہی آپؓ کے دورِ حکومت میں بھی ہر شخص کو مذہبی آزادی حاصل تھی۔ چنانچہ اوستی رومی کہتا ہے کہ میں حضرت عمرؓ کے پاس غلام تھا۔ آپؓ نے مجھے مسلمان ہونے کے لئے کہا، میں نے انکار کیا۔ آپؓ نے فرمایا: لَاۤ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ۔ یعنی اسلام قبول کرنے میں کسی پر جبر نہیں کیا جا سکتا۔

(دُرِّ منثور جلد ۱ صفحہ ۳۲۰)

اسی طرح روایت ہے کہ

”اخرج النحّاس عن [illegible] عمر ابن الخطاب [illegible] نصرانیۃ [illegible] فقال عمرُ اللّٰھمّ [illegible] ثم تلا لَاۤ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ“

(بحر محیط جلد ۲ صفحہ ۲۸۱)

یعنی نحاس نے بیان کیا کہ [illegible] نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک عیسائی بڑھیا سے یہ کہتے سُنا کہ تو مسلمان ہو جا تو ہر بُرائی اور شر سے محفوظ ہو جائے گی۔ تو اُس نے انکار کیا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا اے اللہ گواہ رہ! پھر آپؓ نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی کہ دین اختیار کرنے میں کوئی جبر نہیں۔ (باقی آئندہ)

مجلس انصار اللہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع — بقیہ صفحہ اوّل

اس کے بعد مکرم آفتاب احمد خاں صاحب سابق امیر نے "سیرت حضرت علیؓ" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر نہایت دلچسپ تھی۔ آپ نے حضرت علیؓ کی زندگی کے حالات دلنشین پیرایہ میں بیان فرماتے ہوئے اُس وقت کے منافقوں کی ریشہ دوانیوں کا تذکرہ کیا۔ اور حضرت علیؓ اور دیگر ممتاز صحابہؓ کو ان تمام الزامات سے بَری قرار دیا جو بعض مورخین اُن پر اپنی کم علمی کی وجہ سے لگاتے ہیں۔

اجلاس خصوصی

نمازِ مغرب وعشاء نیز کھانے سے فراغت کے بعد محمود ہال میں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کی زیرِ صدارت ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کا آغاز مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے تلاوتِ قرآن سے کیا۔ اس اجلاس میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے تمام حاضر انصار، خدام و اطفال سے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں فرمایا کہ انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی تنظیمیں نظامِ جماعت کے لئے چار دیواری کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جماعت ان تنظیموں کی بیداری کی وجہ سے محفوظ ہے۔ اور یہ تنظیمیں جماعتی نظام کی وجہ سے محفوظ ہیں۔ آپ نے اپنے خطاب کے دوران مجلس انصار اللہ کی تنظیم یعنی عہدیداران، اُن کا انتخاب اور ان پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی تشریح فرمائی۔ اور عہدیداران مجلس کو مختلف اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔ دُعا کے بعد یہ خصوصی اجلاس شبینہ اختتام پذیر ہوا۔

انصار اللہ کے ٹھہرنے کا انتظام مسجد اور محمود ہال میں کیا گیا تھا تاکہ وہ صُبح تہجد کی نماز باجماعت اور درسِ قرآن و حدیث میں سہولت سے شامل ہو سکیں۔

اجتماع کا دُوسرا دن

مورخہ ۱۴ ر جون ۱۹۸۱ء

رپورٹ مرتبہ مکرم محمد شریف صاحب اشرف معتمد عمومی یو کے

تمام انصار کو صبح تہجد کے وقت بیدار کیا گیا سب احباب دُعاؤں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد کرتے ہوئے مسجد میں نمازِ تہجد باجماعت ادا کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ نماز کے بعد محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے درسِ قرآن کریم دیا۔ جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی صفات اور توحید کی تشریح کرتے ہوئے نظامِ عالم پر غور کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

بعدہٗ مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ نے حدیث کا درس دیا۔ اور بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں ایک مومن کا فرض ہے کہ جو بات بھی اس کو بتائی جاتی ہے اس کو غور اور پوری توجہ کے ساتھ سُنے اور پھر اس پر پوری طرح عمل بھی کرے۔

ازاں بعد مکرم مبارک احمد صاحب ساقی نے "ضرورۃ الامام" تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام میں سے بعض حصے پڑھ کر سُنائے۔

سالانہ اجتماع کا دُوسرا اجلاس

اِس اجلاس کی کارروائی زیرِ صدارت مکرم عبد العزیز دین صاحب نیشنل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ یو۔کے بوقت ساڑھے نو بجے صبح شروع ہوئی۔ تلاوتِ قرآن کریم مکرم جناب نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ سلسلہ ساؤتھ آل نے کی۔ اس کے بعد مکرم خواجہ منیر الدین قمر صاحب نے کلام محمود سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی۔ سب سے پہلے مقرر مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما تھے جنہوں نے تعلق باللہ کے موضوع پر ۲۰ منٹ تقریر کی۔ آپ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت خالقیت کے ماتحت تمام مخلوق کو پیدا کیا ہے۔ اور اس میں سے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ انسان میں عبودیت کی ایسی صفت خدا تعالیٰ نے رکھی ہے جو اُسے دیگر مخلوق سے ممیّز کرتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی سب سے بڑا مقام عبدہٗ ہے۔ یہی اصل حقیقت ہے جو انسان میں ودیعت کی گئی ہے۔ عبودیت کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے خالق کی محبت، اس کے حُسن اس کے احسان اور اس کی محبت کا صحیح تصوّر اپنے دل میں پیدا کرے۔ اور اللہ کے سِوا کسی اَور کو اس کا شریک نہ ٹھہرائے۔

مکرم شرما صاحب کی تقریر کے بعد محترم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ سلسلہ سکاٹ لینڈ نے ایک احمدی کی ذمہ داریوں کے موضوع پر انگریزی میں تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنے تاثرات پر مبنی نہایت ہی دلچسپ اور اچھوتے انداز میں اس موضوع پر روشنی ڈالی۔

بعدہٗ محترم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب نے خلافت کی برکات کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا، خلافتِ حقّہ کا وجود امتِ مسلمہ کے لئے ایک بڑی نعمت اور رحمت کا باعث تھا مگر افسوس کہ مُسلمانوں نے اس حقیقت کو نظرانداز کر دیا۔ اور اس کی قرار واقعی قدر نہ کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اس کی برکات سے محروم ہو گئے۔ اب پھر حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی بعثت کے ساتھ خدا نے خلافت علیٰ منہاجِ نبوت قائم کی ہے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق قائم ہوئی ہے۔ یہ خدا کا بڑا احسان اور فضل ہے جو اُس نے ہم پر کیا ہے۔ خلافتِ حقّہ کو خدا نے حبل اللہ قرار دیا ہے۔ اللہ کی اس رسّی کو کسی صُورت میں ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیئے۔

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کی تقریر کے بعد محترم ڈاکٹر سعید احمد خاں صاحب نے جہاد فی سبیل اللہ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ جہاد کی تین اقسام ہیں۔ اوّل جہاد بالسیف دوم جہاد بالقرآن۔ اور تیسرے جہاد فی اللہ۔ اپنی تقریر میں موصوف نے ان ہر سہ اقسام پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ مکرم ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے بعد اجلاسِ اوّل کی کارروائی ختم ہوئی۔

دوسرے روز کا دوسرا اجلاس محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی زیرِ صدارت شروع ہوُا۔ اِس اجلاس میں محترم حضرت چوہدری صاحب نے خطاب فرماتے ہوئے حاضرین کو عباد الرحمٰن کی خصوصیات کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے وہ ہوتے ہیں جو ذکرِ الٰہی کی طرف خصوصی دھیان دیتے ہیں اور یَبِیۡتُوۡنَ لِرَبِّہِمۡ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا کے مطابق راتوں کو ذکرِ الٰہی کرنے کے لئے اُٹھتے ہیں۔ آپ نے اس سلسلہ میں کئی ایک آیاتِ قرآنی کی تلاوت فرما کر حاضرین کو نمازِ تہجد کی ادائیگی کی طرف پُرزور تحریک کی۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے پیار کو حاصل کرنے کے گُر بتائے۔ آپ کی تقریر کے بعد نمازِ ظہر و عصر نیز کھانے کا وقفہ ہوُا۔

دوسرے دن کا اجلاس سوم قریباً تین بجے زیرِ صدارت محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب شروع ہوُا۔ تلاوتِ قرآن کریم محترم حافظ قدرت اللہ صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی ایک اور نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ نظم کے بعد مکرم چوہدری رشید احمد صاحب نے تربیتِ اولاد کے بارہ میں والدین کی ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے تربیتِ اولاد کے مختلف اہم پہلوؤں کو نمایاں کیا۔

مکرم چوہدری رشید احمد صاحب کی تقریر کے بعد مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے "کوئی ایمان افروز واقعہ" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے سپین کے ایک اسلامی جرنیل عبد العزیز کا واقعہ بیان کیا۔ جو اکیلا ہی لاکھوں عیسائیوں کے لشکر سے لڑتا ہوُا شہید ہو گیا۔ اور وہ سپین جس میں مسلمانوں نے آٹھ سو سال حکومت کی تھی۔ اس میں عیسائیوں نے مُسلمانوں کا نام و نشان تک مٹا دیا۔ آپ نے فرمایا کہ آج خدا تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو یہ توفیق دی ہے کہ اس نے خلیفہ برحق نے وہاں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا ہے اور انشاء اللہ وہ زمانہ آئے گا کہ وہاں پھر سے اسلام قائم ہوگا۔

مکرم صوفی صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مرزا بشیر احمد صاحب نے دُرِّثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی نظم کے کچھ اشعار پڑھ کر سُنائے۔

بعدہٗ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ نے حاضرین کو خطاب فرمایا آپ نے فرمایا کہ قوم اور جماعت کی ترقی کے لئے اتحادِ فکر۔ اتحادِ خیال اور اتحادِ عمل کا ہونا بہت ضروری ہے۔ انبیاء دُنیا میں یہی یقین اور ایمان پیدا کرنے آتے ہیں۔ مجلس انصار اللہ کے جو پروگرام ہوتے ہیں ان کی بھی ایک غرض یہ ہوتی ہے کہ افرادِ جماعت کے ذہنوں میں اتحادِ فکر و اتحادِ عمل پیدا کیا جائے۔ اور قربانی و ایثار کی رُوح ان میں پھونکی جائے۔ اپنی تقریر کے آخر میں آپ نے مجلس کے انتظامی حصّہ سے متعلق بعض امور کا ذکر فرمایا۔

بعد ازاں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ یو۔کے و امیر جماعت ہائے احمدیہ انگلستان نے "احمدیت کا مستقبل اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان پر خطاب فرمایا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرامؓ میں سے بعض کی بے مثال قربانیوں کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ یہ اُن قُربانیوں اور اخلاص کا ہی نتیجہ ہے کہ خدا نے ان کو عزّت دی۔ اور ان کے نام کو ہمیشہ کے لیے زندہ کر دیا۔ محترم شیخ صاحب نے ان واقعات کا ذکر کر کے فرمایا کہ بے شک آج ہماری مخالفت ہو رہی ہے۔ لیکن وہ دن چلے آتے ہیں۔ جب دُنیا میں جماعتِ احمدیہ ہی عزّت والی جماعت سمجھی جائے گی۔ پس آج جو لوگ سچا ایثار۔ خلوص اور قربانی دکھائیں گے وہ ہی ان ذمہ داریوں کو نبھا سکیں گے۔ ہمارا ایک نظام ہے، ایک مرکز ہے اور ایک امام ہے۔ ہم نے آگے بڑھنا ہے۔ اور دُنیا کی کوئی طاقت اس کو نہیں روک سکے گی۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ نمازوں اور روزوں کے ذریعہ دُعاؤں پر خاص زور دیں۔

ازاں بعد اطفال الاحمدیہ اور ناصرات میں دینی مقابلہ جات میں اوّل۔ دوم۔ سوم آنے والوں کو محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے مجلس انصار اللہ برطانیہ کی طرف سے انعامات تقسیم فرمائے۔ اس کے علاوہ تمام اطفال و ناصرات میں جنہوں نے مقابلہ جات میں شرکت کی تھی مٹھائی تقسیم کی گئی۔

اِن مقابلہ جات کو منعقد کرانے کے لئے مکرم مبارک احمد صاحب ساقی مبلغ سلسلہ، مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب، مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما۔ مکرم محمد اکرم غوری صاحب۔ مکرم داؤد گلزار صاحب نے جج کے فرائض سرانجام دیئے۔ (باقی صفحہ پر)

حج بیت اللہ شریف

از مکرم مولوی عبدالسلام صاحب الوزر مبلغ ہاری پاریگام کشمیر

اسلام کی بنیاد دین پانچ ارکان پر رکھی گئی ہے۔ اُن میں ایک رُکن حج ہے۔ یوں تو اسلام کا ہر رکن اپنے اندر کئی مقاصد مخفیہ اور شرائط رکھتا ہے مگر فریضہ حج ایک غیر معمولی حکمت اور خدا گانہ اہمیت کا حامل ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ومن کفر فان اللہ غنی عن العلمین (آل عمران آیت ۹۸) اور اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر فرض کیا ہے کہ وہ اس گھر کا حج کریں یعنی جو بھی اس تک جانے کی توفیق پاسکے اور جو انکار کرے تو یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ تو تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ... استطاعت پر حج کو فرض قرار دیا ہے لفظ للہ میں فریضہ حج کے تعلق اور ملی خواہش کی طرف اشارہ کیا ہے ... خدا تعالیٰ کے ساتھ رابطہ قائم کرنا ہے ... رو سے لغت حج کے معنی کسی مقام کا قصد کرنے کے ہیں جبکہ شرعی اصطلاح میں اس کے معنی مناسک حج ادا کرنے کے لئے بیت اللہ کا قصد کرنے اور اس کی مقررہ عبادات بجا لانے کے ہیں۔ شرط استطاعت میں جب اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جو اس کی طاقت رکھتا ہو تو امام رازیؒ من استطاع الیہ سبیلا کی تشریح یوں فرماتے ہیں کہ حج اس شخص پر فرض ہے جو تندرست ہو مالی طور پر مستطیع ہو اور ... صاحب استطاعت سے وہ شخص مراد ہے جس کے پاس اتنا مال و زر ہو کہ حج کے سفر میں مشکلات کا سامنا نہ ہو اور اس کی واپسی تک اس کے اہل و عیال کو ... چیز میسر ہو اگر یہ سب موجود ہیں تو پھر یقیناً اس پر حج فرض ہے اور وہ آدمی جو دوسروں سے قرضہ لے کر حج کے لئے جاتا ہے اور اپنے اہل و عیال کا خیال نہیں رکھتا میرے خیال میں ... نہیں جاتا وہ ... سیر کرنے جاتا ہے یا اپنا نام بڑھانے کی خاطر ایسا کرتا ہے تاکہ لوگ اسے حاجی کہیں مگر یہ ایک اسراف ہے ... کا مرتکب وہ ہوتا ہے۔

حج ایک عظیم روحانی اجتماع ہے جس میں فرزندانِ اسلام کو مساوات کی تعلیم دی جاتی ہے اس بابرکت اجتماع میں امیر و غریب، مالک و غلام ایک مقام پر جمع ہو کر حج کے جملہ ارکان کو بجا لاتے ہیں وہ ان مبارک ایام میں حجرِ اسود کو بوسہ دیتے ہیں۔ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتے ہیں منیٰ، مزدلفہ اور عرفات کے میدانوں میں نمازوں کی ادائیگی کرتے ہیں۔

شرائطِ حج:۔ فریضہ حج کی بجا آوری کے لئے تین شرائط ہیں (۱) احرام (۲) خانہ کعبہ (۳) وقتِ حج۔ اسی طرح حج کے دو رکن ہیں (۱) وقوفِ عرفات اور طوافِ زیارت۔

فرائضِ حج: ۱۔ احرام باندھنا۔ عرفات میں قیام کرنا اور طوافِ زیارت کرنا فرائض ... داخل ہے ان کے علاوہ حج کے کچھ اور واجبات ہیں مثلاً (۱) میقات سے احرام باندھنا (۲) سعی صفا و مروہ (۳) عرفات میں غروبِ آفتاب تک قیام (۴) مزدلفہ میں جانا (۵) سر کے بال کترانا (۶) جمرہ عقبہ، اولیٰ اور وسطیٰ پر کنکریاں مارنا (۷) طوافِ صدر بجا لانا ان تمام واجبات میں سے اگر کوئی بھی چھوٹ جائے تو حج کرنے والے پر قربانی واجب ہوتی ہے۔

احرام:۔ وہ دو چادریں جو حج کرنے والا اپنے جسم پر لیتا ہے احرام کہلاتی ہیں احرام باندھنے سے پہلے میقات پر پہنچنا حج کی نیت کرنا۔ زبان سے تلبیہ (اللھم لبیک) کہنا۔ ممنوعاتِ احرام سے بچنا باوضو غسل کرنا اور احرام باندھنے کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا فرائض و واجبات میں شامل ہے۔

نویں ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد حاجیوں کا میدانِ عرفات میں پہنچنا غروب آفتاب کے بعد عرفات کا میدان چھوڑ دینا مزدلفہ میں نمازِ مغرب و عشاء کی ادائیگی اور ۱۰ ذی الحجہ کو طلوع آفتاب سے قبل منیٰ کی طرف روانہ ہو جانا چاہئے گیارہویں بارہویں اور تیرہویں ذی الحجہ کو رمی الجمار سے فارغ ہو کر مکہ جا کر طوافِ صدر بجا لائے ان تمام ارکان کے بجا لانے کے بعد حاجی پر ذکر الٰہی کرتے رہنا فرض ہے کیونکہ ارشاد باری ہے کہ جب تم ارکانِ حج ادا کر چکو تو خدا کو ایسے یاد کرو جیسے اپنے باپ دادوں کو یاد کرتے ہو ... اللہ توفیق۔

اُذکروا موتاکم بالخیر

آہ! میر ضیاء اللہ چل بسے!

یکم جون کا دن میری فیملی کے لئے خصوصاً اور جماعت احمدیہ بریڈفورڈ کے لئے عموماً ایک کرب ناک سانحہ اپنے جلو میں لئے آیا اسی دن ایک ہنستا کھیلتا خاندان جو ایک شادی کی تقریب میں شامل تھا دیکھتے دیکھتے ماتم کدہ بن گیا میر ضیاء اللہ صاحب ایک عزیز کی شادی میں شامل تھے کہ یہیں پر دل نے جسم کے اندر دھڑکنا بند کر دیا اور ان کی رُوح اپنے مولیٰ حقیقی سے مل گئی وہ سب کو غمگسار چھوڑ کر اس جہانِ فانی سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون وفات کے وقت آپ کی عمر باسٹھ سال تھی۔

آپ جماعت احمدیہ بریڈفورڈ کے لئے ایک قابلِ احترام ہستی تھے نہ صرف بزرگ ہونے کے ناطے بلکہ آپ اس جماعت کے سالہا سال تک پریذیڈنٹ بھی رہے ہیں۔ جب ابھی جماعت کے اراکین کی تعداد زیادہ نہ تھی تو نمازیں آپ کے گھر پر ہی ادا ہوتی تھیں اور وہیں جماعت کے اجلاسات بھی منعقد ہوتے تھے آپ نے افریقہ میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کی بھی سعادت حاصل کی اور جب انگلینڈ تشریف لائے تو یہاں بھی جماعتی اور تبلیغی کاموں میں پیش پیش رہے اور اپنا خاصا وقت صرف کیا آپ موصی تھے اور خود بریڈفورڈ کے سیکرٹری وصایا بھی تھے۔ آپ محکمہ ٹیلیفون میں ملازمت کرتے تھے لیکن چند سال سے اپنی خرابی صحت کی بناء پر ریٹائر ہو چکے تھے۔

میر ضیاء اللہ صاحب نے اپنے پیچھے ایک بڑی تعداد میں سوگوار دوست و احباب کے علاوہ ایک بیوہ چار لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں آپ کے سب بچے شادی شدہ ہیں آپ کی نماز جنازہ محترم شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ انچارج برائے انگلستان نے پڑھائی جو خاص کر لندن سے اس آخری فرض کو ادا کرنے کی غرض سے تشریف لائے جنازہ میں احمدی اور غیر احمدی دوست خاصی تعداد میں شریک ہوئے۔

آپ کی میت ربوہ لے جائی گئی آپ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے محمود اللہ میر میت کے ساتھ پاکستان گئے۔ ربوہ میں میر ضیاء اللہ صاحب کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ ربوہ میں نماز جنازہ مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پڑھائی جس میں تحریک جدید اور صدر انجمن کے کارکنان کے علاوہ کافی تعداد میں احباب شریک ہوئے آخر میں مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے قبر پر خود دعا کرائی۔

خاکسار: چوہدری رشید احمد ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ یو کے

مکرم سیّد عبدالرزاق صاحب احمدی بنگلور وفات پا گئے!

افسوس جماعت احمدیہ بنگلور کے ایک دیرینہ مخلص احمدی مکرم سید عبدالرزاق صاحب مسلسل تین ماہ تک صاحب فراش رہ کر مورخہ ۲۰/۹/۸۱ کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم سید عبدالرزاق صاحب کو ۱۹۲۵ء میں ایک مناظرہ میں مخالفینِ احمدیت کی ناکامی کو دیکھ کر قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ مرحوم تبلیغ حق کا دلی جوش رکھتے تھے باوجود اس کے کہ ان کے بچے احمدیت میں داخل نہیں ہوئے تھے تاہم وہ عیدین اور دوسری اہم جماعتی تقاریب میں ان کو ضرور اپنے ہمراہ لاتے تھے۔ مرحوم صلوٰۃ کی پابندی اور جماعتی چندہ جات کی ادائیگی میں ہمیشہ پیش پیش رہے تین ماہ سے غذا کی نالی میں کینسر کی شکایت ہو جانے کے باعث بہت زیادہ کمزوری ہو گئی تھی۔

مورخہ ۲۰/۹/۸۱ کو معمول کے مطابق جب خاکسار ان کی عیادت کر کے واپس ہو رہا تو نماز عشاء کے وقت انہوں نے اپنے اہل و عیال سے کہا کہ حضرت صاحب تشریف لائے ہیں میں اب نماز پڑھنے جانے لگا ہوں تم سب بھی نماز پڑھو چنانچہ گھر کے تمام افراد نماز پڑھ کر جب دوبارہ آپ کے پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے گھر کا سب سے قیمتی وجود خدا کو پیارا ہو چکا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں بلند درجات سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار: بی ایم بشیر احمد زعیم عمومی انصار اللہ بنگلور

قسط نمبر (۱)

بدر کی توسیع اشاعت میں حصہ لینے والے مخلصین جماعت

گذشتہ تین مہینوں کے دوران مکرم ایڈیٹر صاحب اخبار بدر نے ہندوستان کی اکثر جماعتوں کا طوفانی دورہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں بفضلہٖ تعالیٰ اخبار بدر کی توسیع اشاعت کے لئے بہت سے مخلص و ایثار پیشہ احباب کا بھرپور تعاون حاصل ہوا بغرض طوالت اخبار کی انفرادی خریداری تیار کرتے ہوئے اور بقایا سالقہ کی مد میں ادائیگی کرنے والے احباب جماعت کے علاوہ دیگر معاونین کے نام تحریک دعا کی غرض سے درج ذیل کئے جارہے ہیں اللہ تعالیٰ ان تمام مخلصین جماعت کو اپنے بے پایاں فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنائے آمین۔

صدر نگران بورڈ بدر قادیان

مکرم خلیل احمد صاحب سنیاتی — کانپور اعانت ۱۰ روپے
" محمود احمد صاحب سونگی — " ایک تبلیغی پرچہ ایک سال کیلئے
" قمر عالم صاحب سریجہ — " " " " " " "
" امتیاز احمد صاحب — ایک تبلیغی پرچہ مستقل
" ڈاکٹر شمیم احمد صاحب — ایک تبلیغی پرچہ مستقل
محترمہ عائشہ نجیب صاحبہ — خانپور کی اعانت ۲۰ روپے
مکرم غلام محمد صاحب — " " ۵ "
محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ — " " ۵ "

نیز مجلس کیلئے ایک پرچہ مستقل

مکرم سید عبد المجید صاحب — خانپور اعانت ۵ روپے
" ڈاکٹر انوار احمد صاحب — " " ۱۰ "
" سید فیروز الدین صاحب — " " ۱۰ "
" صدر الدین صاحب — ایک تبلیغی پرچہ مستقل
" ستار حسین خان صاحب — " اعانت ۲۰ روپے
" سید عبد الحق صاحب — " " ۲۵ "
" محمد شمیم الدین صاحب — " " ۱۸ "
" سید عبد العظیم صاحب — " ایک تبلیغی پرچہ مستقل
" سید محمد شمس عالم صاحب — بھاگلپور اعانت ۱۰ روپے
" سید خورشید عالم صاحب — " " ۱۰ "
" احمد رضا خان صاحب — " " ۵۰ "
محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ — " " ۱۵ "
مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب — " " ۱۵۰ "
" منور احمد صاحب — موسٹی بی مائنز " ۱۰ "
" شیخ احمد حسین صاحب — " " ۴ "
" شیخ ہمدم صاحب — " " ۱۰ "
" شیخ روزاب صاحب — " " ۵ "
" شیخ ظفر احمد صاحب — " " ۱۰ "
" شیخ رمضان صاحب — " " ۱۰ "
محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ — " " ۱۰ "
" صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ — " " ۱۰ "

نیز مجلس کیلئے ایک پرچہ مستقل

مجلس خدام الاحمدیہ — موسٹی بی مائنز اعانت ۱۰ روپے

نیز مجلس کیلئے ایک پرچہ مستقل

مکرم وسیم خان صاحب — موسٹی بی مائنز اعانت ۱۰ روپے
" صادق علی صاحب — " " ۵ "
" شیخ احباب صاحب — " " ۵ "
جماعت احمدیہ موسٹی بی مائنز — " " ۳۰ "

نیز جماعت کی ضرورت کیلئے ایک پرچہ مستقل

مکرم مبارک احمد صاحب — موسٹی بی مائنز اعانت ۱۰ روپے
" شیخ ابراہیم صاحب — " " ۱۵ "
" بشارت احمد صاحب — " " ۵ "
" پرویز صاحب — کلکتہ اشتہار مالیتی ۵۲۰ روپے سالانہ نیز دو تبلیغی پرچے مستقل
" منیر احمد صاحب بانی — ایک تبلیغی پرچہ مستقل
" ماسٹر مطیع الرحمن صاحب — کلکتہ اعانت ۲۰ روپے
" بخش الٰہی صاحب سہگل — " اشتہار مالیتی ۵۲۰ سالانہ
" چوہدری بشیر احمد صاحب — کلکتہ اشتہار مالیتی ۵۲۰ سالانہ
" انشاء اللہ — اعانت میں ۱۰۱ روپے سالانہ
بانی ماڈرن ربر کمپنی — کلکتہ اشتہار مالیتی ۵۲۰ روپے سالانہ
مکرم ادریس خان صاحب — کلکتہ اعانت دس روپے
" شرافت احمد خان صاحب — تین تبلیغی پرچے مستقل
محترمہ نیر صابرہ صاحبہ — کلکتہ اعانت ۲۰ روپے
مکرم عبد اللہ صاحب — کلکتہ چالیس تبلیغی پرچے مستقل
" علاؤ احمد صاحب — کلکتہ اعانت میں ۵۱ روپے سالانہ
آزاد ربڑ بیڈرز — کلکتہ اشتہار مالیتی ۵۲۰ روپے سالانہ
جماعت احمدیہ کلکتہ — " " " " "
سپن ڈائر ربر پروڈکٹس کلکتہ — " " " " "
نیو انڈسٹریز کلکتہ — " " " " " "
مکرم شیخ مختار احمد صاحب — سورو اعانت ۵ روپے
" شیخ واعظ الدین صاحب — " " ۵ "
" بابر خان صاحب — " " ۱۰ "
" صادق علی صاحب — " " ۵ "
" ایوب خان صاحب — " ایک تبلیغی پرچہ مستقل
" شیر علی صاحب — " پانچ " "
" عبد الستار خان صاحب — " چار " "
" غلام مسیح اینڈ برادران — بھدرک پانچ " "
" غلام ہادی — " اعانت ۱۵ روپے

نیز پانچ تبلیغی پرچے مستقل

" محمد یونس صاحب احمدی — بھدرک اعانت ۱۵۰ روپے

نیز چھ تبلیغی پرچے مستقل

" ناصر احمد صاحب احمدی — بھدرک اعانت ۵ روپے
" مقصود احمد صاحب — " " ۵ "
" عبد الصمد خان صاحب — کٹک " ۱۰ "
" صلاح الدین خان صاحب — " " ۱۰ "
" سید محمود احمد صاحب — " " ۵ "
" محمد اطہر الحق صاحب اسسٹنٹ انجینئر — " دو تبلیغی پرچے مستقل

مکرم عبد العزیز خان صاحب — حیدرآباد اشتہار مالیتی ۱۵۰ روپے سالانہ

نیز پانچ تبلیغی پرچے مستقل

حیدرآباد موٹر ورکس — حیدرآباد اشتہار مالیتی ۴۱۶/ روپے سالانہ
مکرم ارشاد حسین صاحب — " " ۱۲۰/ " "
" احمد عبد الحمید صاحب — " اعانت ۵۰ روپے
" محمد احمد صاحب غوری — " اشتہار مالیتی ۱۲۰/ روپے سالانہ
" عبد القیوم صاحب — " اعانت ۲۰ روپے
" یوسف اسلم صاحب قدوسی — " " ۱۰ "
" عبد الحی صاحب — " " ۱۰ "
" عارف الدین صاحب حلال کوچہ حیدرآباد — " ۱۰ "
" محمود احمد صاحب — " " ۳۰ "
" محمد اسماعیل صاحب — " " ۵ "
" قمر الدین صاحب — " " ۵ "
" عبد الشکور صاحب — " " ۳ "
" ماجد علی صاحب زساجد علی صاحب — " " ۳۰ "
" خالد احمد نمیر صاحب — " " ۵ "
" مقبول احمد ضمیر صاحب — " " ۵ "
" عبد الرشید صاحب ونڈورگی — " " ۱۰ "
محترمہ محمودہ رشید صاحبہ حیدرآباد — ایک تبلیغی پرچہ مستقل
مکرم بشیر احمد صاحب — حیدرآباد اعانت ۵ روپے
" سعید سلیمان احمد صاحب — " " ۵ "
" طاہر احمد کمال صاحب — " " ۵ "
" احمد عبد الباسط صاحب — ایک تبلیغی پرچہ مستقل
" محمد عبد المرشد صاحب — حیدرآباد اعانت ۵ روپے
" محمد الیاس صاحب — " " ۱۰ "
" عبد الحمید صاحب انصاری — " " ۱۰ "

نیز ایک تبلیغی پرچہ مستقل

" عبد الحمید صاحب انصاری — حیدرآباد اعانت ۲۰ "
" شفیع احمد صاحب غوری — " " ۳ "
" بشارت علی صاحب — " " ۱۰ "
" محمد یوسف صاحب قریشی — " " ۱۰ "
" خلیل احمد صاحب — " " ۱۰ "
" سید جہانگیر احمد صاحب — اشتہار مالیتی ۴۱۶/ روپے سالانہ
" سیٹھ محمد معین الدین صاحب — حیدرآباد اعانت ۱۰۰ روپے
" احمد شریف صاحب — " " ۱۰ "

نیز دو تبلیغی پرچے مستقل

" ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری — حیدرآباد اعانت ۵ روپے
مجلس خدام الاحمدیہ چنتہ کنٹہ — " ۲۵ "

نیز مجلس کیلئے ایک پرچہ مستقل

مکرم عبد الحفیظ صاحب احمدی — چنتہ کنٹہ ایک تبلیغی پرچہ مستقل
مجلس انصار اللہ — " مجلس کیلئے ایک تبلیغی پرچہ مستقل
مکرم پی ایم عبد الکریم صاحب — " اعانت ۲۰ روپے
" عبد اللہ ستر لطیف صاحب — " " ۱۰ "
" منڈی بابلے صاحب — " " ۵ "
" سیٹھ عبد الغفور صاحب — " ۲ تبلیغی پرچے مستقل
" عبد العزیز صاحب — " اعانت ۱۰ روپے
" محمد فخر الدین صاحب — " " ۵۰ "
" سیٹھ محی الدین صاحب — چنتہ کنٹہ پانچ تبلیغی پرچے مستقل
" افسر احمد صاحب — چنتہ کنٹہ اعانت ۵ روپے
" سیٹھ عبد الغنی صاحب — " پانچ تبلیغی پرچے مستقل

(باقی)

جماعتوں میں ہفتہ قرآن مجید کا شایان شان اہتمام

۱۔ جماعت احمدیہ یادگیر

مورخہ ۷ تا ۱۳ اگست یادگیر میں ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ اجلاس بعد نماز مغرب ہوتے رہے۔ اور مردوں کے علاوہ عورتیں بھی مستفید ہوتی رہیں۔ ان اجلاسات میں خاکسار۔ مکرم سیٹھ رفعت اللہ صاحب غوری۔ مکرم سیٹھ نصرت اللہ صاحب غوری۔ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب۔ اور مکرم سیٹھ نثار احمد صاحب نے صدارت کے فرائض سر انجام دیئے جب کہ مکرم بشیر احمد صاحب گلبرگی۔ مکرم سیٹھ منصور احمد صاحب۔ مکرم مولوی عبد الرؤف صاحب۔ مکرم محمد خواجہ صاحب غوری۔ مکرم عبد الحفیظ صاحب سیکرٹری مال اور خاکسار نے ان اجلاسات سے خطاب کیا۔ آخری اجلاس میں خاکسار نے دُعا کروائی۔

خاکسار۔ عبد المومن مبلغ سلسلہ

۲۔ سونگھڑہ

سونگھڑہ میں ہفتہ قرآن مجید مورخہ ۴ تا ۱۰ ستمبر منایا گیا۔ پہلے چار روز اجلاس مکرم مولوی سید مبشر الدین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ہوئے۔ اور باقی تین ایام اجلاس مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ کلکتہ کی زیر صدارت ہوئے جو جماعتی کام سے یہاں آئے تھے۔ اجلاسات سے مکرم مولوی سید مبشر الدین صاحب۔ مکرم سید رشید احمد صاحب۔ مکرم سید غلام ہادی صاحب خاکسار سید انوار الدین احمد۔ میاں سیف الرحمٰن صاحب۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ۔ مکرم سید منظہر الدین صاحب۔ مکرم سید مصطفی المبارک صاحب۔ مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب۔ اور مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب نے خطاب کیا۔　خاکسار۔ سید انوار الدین احمد قائد مجلس

۳۔ حیدر آباد

مورخہ ۵ تا ۱۱ ستمبر حیدر آباد میں ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ ہفتہ قرآن مجید منانے کا اعلان چار اخبارات نے بھی دیا۔ ہفتہ قرآن مجید کے دوسرے اجلاس میں حکومت پاکستان کے اردو ترجمہ قرآن کی ضبطی کے فیصلہ کے خلاف ریزولیوشن پاس کیا گیا اور اخبارات میں احتجاج کے لئے دیا گیا۔ اجلاسات سے مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب۔ مکرم [illegible] عبد الباسط صاحب بی ایس سی۔ مکرم عبد القیوم صاحب۔ مکرم عظیم الدین صاحب۔ مکرم [illegible] احمد صاحب۔ مکرم اختر احمد صاحب۔ مکرم منظور احمد صاحب۔ عزیز فضل الوہاب۔ عزیز عبد النور۔ عزیز ریاض الدین۔ عزیز آصف انصاری اور خاکسار نے خطاب کیا۔　خاکسار۔ رشید الدین پاشا نائب قائد۔

۴۔ سورو

مورخہ ۵ تا ۱۱ ستمبر کو سورو میں ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ مسجد احمدیہ میں اجلاسات مکرم مولوی سید محمد یونس صاحب اور خاکسار کی زیر صدارت ہوئے۔ اور مکرم رحمت اللہ صاحب۔ مکرم شمس الدین صاحب۔ عزیز الیوب خان۔ مکرم شیخ سجاد احمد صاحب۔ مکرم بابر خان صاحب۔ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔　خاکسار۔ شرافت احمد خان مبلغ سلسلہ

۵۔ کٹک

مورخہ ۵ تا ۱۱ ستمبر کٹک شہر میں ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ مختلف مقامات پر اجلاس ہوئے جن سے خاکسار۔ سید طاہر احمد صاحب نائب قائد مکرم غلام مصطفیٰ صاحب اور مکرم سید ظفر الدین صاحب نے خطاب کیا۔　خاکسار سید غلام مہدی ناصر مبلغ

۶۔ سکندر آباد

سکندر آباد میں ہفتہ قرآن مجید مورخہ ۵ تا ۱۱ ستمبر منایا گیا۔ ایک اجلاس مکرم عبد الرزاق صاحب چیکل گوڑہ کے مکان پر ہوا اور باقی مسجد احمدیہ الہ دین بلڈنگ میں ہوئے۔ اجلاسات کے پروگراموں میں مکرم محمد حنیف صاحب۔ مکرم مقصود احمد صاحب شرقی قائد مجلس۔ خاکسار بشیر الدین الہ دین۔ مکرم سلطان احمد صاحب۔ مکرم شیخ مسعود احمد صاحب۔ مکرم لطف اللہ صاحب۔ مکرم مہر دین صاحب۔ مکرم رشید احمد صاحب۔ مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب۔ مکرم شیخ محمود الحسن صاحب (پاکستان) مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب اور مکرم آفتاب احمد صاحب بیجاپوری نے حصہ لیا۔

خاکسار۔ بشیر الدین الہ دین سیکرٹری تبلیغ۔

۷۔ بھدرواہ

بھدرواہ میں ہفتہ قرآن مجید منایا گیا جس میں حسب ذیل دوستوں نے تلاوت۔ نظمیں اور تقاریر میں حصہ لیا۔ مکرم رحمت اللہ صاحب منڈاشی۔ عزیزم عطاء اللہ منڈاشی۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور۔ خاکسار محمد شریف قائد مجلس۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی کو ثمر آور کرے۔ آمین　خاکسار۔ محمد شریف منڈاشی۔

۸۔ شاہجہانپور

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ شاہجہانپور میں ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں مورخہ ۵ تا ۱۱ ستمبر بعد نماز عشاء احمدی اینار کو میں ہر روز خاکسار کی زیر صدارت سات اجلاس منعقد ہوئے۔ خاکسار کی تقاریر کے علاوہ مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی۔ مکرم محمد صادق صاحب قریشی۔ عزیز محمد زاہد قریشی۔ عزیز محمد انس قریشی عزیز عبد الباسط فضل عزیز فاروق احمد فضل نے تلاوت، نظم اور مضامین پڑھنے میں حصہ لیا۔　خاکسار۔ عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

۹۔ موسی بنی مائنز

مورخہ ۵ تا ۱۱ ستمبر جماعت احمدیہ موسی بنی مائنز نے ہفتہ قرآن مجید منایا۔ دو اجلاسات مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال آمد کی اور باقی خاکسار کی زیر صدارت ہوئے۔ اجلاسات میں سولہ افراد نے حاضرین سے خطاب کیا۔ روزانہ اجلاسات کے بعد چند خدام ملکر مٹھائی بھی تقسیم کرتے رہے۔

خاکسار۔ شمس الحق خاں معلم وقف جدید

۱۰۔ کیرنگ

مورخہ ۵ تا ۱۱ ستمبر کیرنگ میں ہفتہ قرآن مجید پوری شان سے منایا گیا۔ روزانہ بعد نماز مغرب اجلاسات ہوئے جن کی صدارت کے فرائض مکرم آفتاب الدین خاں صاحب اور مکرم کمال الدین خاں صاحب نے سر انجام دیئے۔ تلاوت و نظم کے علاوہ حاضرین سے مکرم یٰسین خاں صاحب۔ مکرم یحابب الحق خاں صاحب۔ مکرم نصر اللہ خاں صاحب۔ مکرم انیس الرحمٰن خاں صاحب۔ مکرم شیخ بشیر صاحب۔ مکرم احمد نور خاں صاحب۔ مکرم نصیر محمد صاحب۔ مکرم محمد اسلم خاں صاحب۔ مکرم محمود خاں صاحب۔ مکرم شیخ حلیم الدین صاحب۔ مکرم حافظ قطب الدین صاحب۔ مکرم عثمان خاں صاحب۔ مکرم ریاض احمد صاحب۔ مکرم نثارت احمد صاحب۔ مکرم معین الدین خاں صاحب۔ مکرم فضل الرحمٰن خاں صاحب اور خاکسار شیخ عبد الحلیم مبلغ نے خطاب کیا۔　خاکسار۔ شیخ عبد الحلیم مبلغ سلسلہ۔

۱۱۔ کرڈاپلی

جماعت احمدیہ کرڈاپلی میں ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں مورخہ $\frac{9}{81}$-۲ و $\frac{9}{81}$-۷ کو بعد نماز مغرب اجلاسات خاکسار محمد صدیق صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوئے۔ اس موقعہ پر مکرم شیخ یوسف علی صاحب۔ مکرم شیخ عبد الشکور صاحب مکرم عبد الحلیم صاحب مبلغ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ خاکسار۔ محمد صدیق صدر جماعت۔

۱۲۔ میلاپالیم

میلا پالیم میں مورخہ ۷ تا ۱۳ ستمبر ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ روزانہ [illegible] بجے شب اجلاسات منعقد ہوتے رہے۔ جن سے غیر از جماعت افراد بھی مستفید ہوتے رہے۔ اس ہفتہ میں دو خواتین بھی بیعت کرکے سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئیں اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔ ان اجلاسات سے خاکسار اور چند احباب جماعت نے خطاب کیا۔　خاکسار۔ پی ایم محمد علی مبلغ سلسلہ۔

۱۳۔ بھدرک

بھدرک میں مورخہ $\frac{9}{81}$-۸ تا $\frac{9}{81}$-۱۰ ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں اجلاسات منعقد ہوئے۔ جن میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم وسیم احمد صاحب خورشید۔ مکرم شیخ عبد اللہ احمد صاحب۔ خاکسار حاتم خاں احمدی اور عزیز مبارک احمد شاہ صاحب نے تقاریر کیں۔ صدارت کے فرائض مکرم منشی مقصود احمد صاحب و مکرم منشی شمس الدین صاحب نے سر انجام دیئے۔ خاکسار حاتم خاں احمدی سیکرٹری تبلیغ۔

۱۴۔ کیندرا پاڑہ

مورخہ ۴ تا ۱۰ ستمبر کیندرا پاڑہ میں ہفتہ قرآن مجید پوری شان سے منایا گیا۔ افراد جماعت کو اس ہفتہ کے دوران قرآن مجید پڑھنے کی طرف توجہ دلائی گئی اور خطبہ جمعہ میں بھی احباب کو اس ہفتہ کی اہمیت سے آگاہ کیا گیا۔ اس ہفتہ کے آخری دن ایک اجلاس مکرم شمس الحق صاحب ایم ایس سی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم سلیم احمد صاحب۔ مکرم سخاوت اللہ صاحب۔ مکرم شیخ محمود احمد صاحب۔ عزیزم رشید احمد صاحب خاکسار اور صدر مجلس نے تقاریر کیں۔　خاکسار۔ سید غلام ابراہیم

۱۵۔ ناصر آباد

مورخہ ۱۰ تا ۱۶ ستمبر کو ناصر آباد میں ہفتہ قرآن مجید پوری شان سے منایا گیا۔ روزانہ اجلاس منعقد ہوتا رہا جس میں صدارت کے فرائض مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت مکرم غلام نبی صاحب پڈر۔ مکرم عبد الخالق صاحب بٹ قائد مجلس۔ مکرم مبارک احمد صاحب عابد۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ نے سر انجام دیئے۔ جبکہ تلاوت و نظم کے علاوہ ان اجلاسات سے خاکسار عبد المنان راتھر۔ مکرم غلام نبی صاحب نیر۔ مکرم مبارک احمد صاحب عابد۔ مکرم غلام احمد صاحب قوال۔ مکرم نثار احمد صاحب بٹ۔ مکرم عبد الرحمٰن صاحب پڈر اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ نے خطاب کیا۔

خاکسار۔ عبد المنان راتھر سیکرٹری تبلیغ

۱۶۔ کروناگاپلی

کروناگاپلی میں ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۸۱ء کو ایک اجلاس مکرم بی اے محمد کنجو صاحب نائب صدر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد خاکسار محمد فاروق مبلغ سلسلہ۔ مکرم مولوی محی الدین صاحب۔ مکرم محمد شمس الدین صاحب صدر جماعت۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔　خاکسار۔ محمد فاروق مبلغ سلسلہ۔

جماعتی پریس کی مضبوطی وقت کی اہم ضرورت ہے

اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

پیاری دعاؤں کے وارث بنیں

غلبہ اسلام کے عظیم الشان منصوبہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے سلسلہ میں احباب جماعت کی مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"میں تو امید رکھتا ہوں اور ہر وقت دعائیں کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس نسل کی امید سے زیادہ انہیں دنیا کے اموال بھی دے تا کہ جس جذبہ کے ساتھ انہوں نے خدا کی راہ میں مالی قربانیاں پیش کی ہیں اس کے مطابق اپنے وعدوں سے زیادہ وہ ادائیگی کر سکیں ......

...... ہماری دولت یہ سونا چاندی کے سکّے اور ہیرے جواہرات کے انبار نہیں ہیں۔ ہماری دولت تو وہ مخلص دل ہے جو ایک مؤمن سینہ کے اندر دھڑک رہا ہے جب تک یہ دل ہمارے ہیں اور جب تک ان سینوں کی تعداد بڑھتی چلی جا رہی ہے پیسے کی کسے پرواہ ہے وہ تو اگر ضرورت پڑی۔ تو اللہ تعالیٰ ہمارے لئے آسمان سے پھینکے گا اور زمین ہمارے لئے دولت اُگلنے لگ جائے گی۔" (الفضل ۱۳؍ دسمبر ۱۹۷۵ء)

سلسلہ کی خدمت اور اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانیاں کرنے والے مخلصین کے اموال میں خیر و برکت کے لئے کتنی پیاری دعا ہے جو ہمارے پیارے امام نے ان الفاظ میں فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کی صحت اور عمر میں برکت دے اور حضور کو اپنے مقاصد عالیہ میں کامیاب فرمائے آمین۔ پس ہر مخلص احمدی بھائی اور بہن کو چاہیئے کہ وہ اپنی مالی قربانی کے معیار کو بلند کرتے ہوئے ایک تو اپنے جوبلی فنڈ کے وعدہ کا جائزہ لے کر اپنے ذمہ بقایا رقم کی جلد ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔ دوسرے اپنے ذمہ لازمی چندہ جات کی باقاعدہ اور بشرح ادائیگی کر کے اللہ کے فضلوں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ کا سہ ماہی رسالہ

فاتح

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کو ایک سہ ماہی رسالہ نکالنے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اور اس کیلئے "فاتح" نام پسند فرمایا ہے۔ ابھی رجسٹریشن کے لئے کارروائی ہو رہی ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ سالانہ اجتماع مرکزیہ کے موقع پر اس کا ایک نمونہ آپ ملاحظہ کر سکیں گے۔ قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ وہ اس رسالہ کے بارے میں تمام خدام کو آگاہ کر کے زیادہ سے زیادہ خریدار بنانے کی کوشش کریں۔ رسالہ کا سالانہ چندہ صرف سات روپے (-/7) مقرر کیا گیا ہے خریداروں سے چندہ وصول کر کے محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام "مد فاتح" میں ارسال کریں۔ اور ان کے پتہ جات صاف اور خوشخط لکھ کر دفتر مرکزیہ کو بھجوائیں۔

مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

محمود ہال لندن میں بقیہ صفحہ ۶

جملہ حاضرین کی خدمت میں ہفتہ کی رات کا کھانا نیز اتوار کی صبح کا ناشتہ اور دوپہر کا کھانا مجلس کی طرف سے پیش کیا گیا۔ جو احباب لندن سے باہر سے تشریف لائے تھے ان کو اتوار کی رات کا کھانا بھی پیش کیا گیا۔ اختتامی دعا سے پیشتر مکرم جناب چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ یو کے نے اجتماع کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں تمام کارکنان بالخصوص مکرم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب اور ان کے معاونین مکرم حنیف الرحمٰن صاحب، مکرم اعجاز بٹ صاحب، مکرم چوہدری عبد الکریم صاحب، مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت یو کے مکرم مرزا عبد المنان صاحب اور مکرم غلام احمد چغتائی صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے مکرم جناب چوہدری حمید اللہ صاحب۔ محترم جناب شیخ مبارک احمد صاحب اور تمام حاضرین کا بھی دلی شکریہ ادا کیا۔ از اں بعد اجتماعی دعا ہوئی اور اجتماع کی دو روزہ کارروائی بخیر و خوبی اختتام کو پہنچی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک +

اخبار قادیان

★ — مورخہ ۲۷؍۹؍۸۱ کو محترم ڈاکٹر داؤد احمد صاحب طاہر بی ڈی ایس حال مقیم بانجول گیمبیا (مغربی افریقہ) مع اہل و عیال زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۸۱ء کو واپس تشریف لے گئے۔ مورخہ ۲۹؍۹؍۸۱ کو محترم منظور احمد صاحب سوز وکیل المال تحریک جدید کی زیر صدارت مسجد مبارک میں بعد نماز عشاء منعقدہ ایک تربیتی اجلاس میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے گیمبیا میں تبلیغ اسلام کے ایمان افروز حالات سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

★ — مورخہ ۲۷؍۹؍۸۱ کو بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت قوم خادمین کے سلسلہ میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مہتمم مقامی۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی۔ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے تقاریر کیں۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے خدام و اطفال کو زریں نصائح سے نوازا۔ اس اجلاس کا اہتمام خدام الاحمدیہ قادیان نے کیا۔

★ — مورخہ ۳۰؍۹؍۸۱ کو محترم چوہدری عبد القدیر صاحب امرتسر ڈاکٹری معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ چنانچہ ڈاکٹروں نے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کچھ عرصہ مزید احتیاط کا مشورہ دیا ہے۔

★ — مورخہ ۳؍۱۰؍۸۱ کو مجلس انصار اللہ مقامی کا ایک اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی منعقد ہوا۔ تلاوت۔ عہد انصار اللہ اور نظم کے بعد مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب اور مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

★ — مورخہ ۴؍۱۰؍۸۱ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر انتظام ایک دلچسپ مقابلہ بیت بازی ہوا۔ جس میں صدارت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر نے کی جب کہ جج مکرم حکیم بدر الدین صاحب عامل۔ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم اور مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر تھے۔

★ — مقامی طور پر مکرم بہادر خان صاحب درویش۔ مکرم حاجی خدا بخش صاحب درویش اور مکرم عبد العزیز صاحب اصغر کافی دیر سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ سب کی کامل صحت کیلئے دعا فرمائی جائے۔

درخواست ہائے دعا

۱ — مکرم سید سجاد احمد صاحب رانچی (بہار) کو اب خدا کے فضل و کرم سے بیماری میں قدرے افاقہ ہے لیکن مکمل طور پر ابھی صحت یاب نہیں ہوئے۔ وہ اپنی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے تمام احباب کرام سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان

۲ — میرے لڑکے عزیزم نصیر الدین احمد زکی سلمہ کو اللہ تعالیٰ نے الیکٹریکل انجینئرنگ ڈپلومہ کورس کے پہلے سال میں کامیابی بخشی ہے۔ نیز میری ایک لڑکی امۃ الکریم بشریٰ ٹائیفائیڈ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے عزیز کی آئندہ امتیازی کامیابی اور عزیزہ کی صحت و کامل شفاء عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ بشیر الدین احمد حیدر آبادی۔

۳ — مکرم محمد احمد صاحب مدراس ڈائریکٹر جینا لوجیکل سروے آف انڈیا نے پانچ ہزار روپے تعمیر مسجد سکندر آباد کے لئے دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے اہل و عیال کو دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔ خاکسار۔ حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد۔

۴ — مکرم عقیل احمد صاحب شاہجہانپور اپنی صحت و عافیت کیلئے نیز مکرم عبد الماجد صاحب قریشی اپنی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ خاکسار۔ عبد الحفیظ عاجز بی اے

۵ — میری والدہ صاحبہ ان دنوں بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ نیز میری لڑکی آصفہ پروین کی طبیعت بھی خراب ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنا فضل فرمائے اور میری والدہ اور بچی کو صحت و سلامتی عطا فرمائے اور میری جملہ مشکلات کو اپنے فضل سے دور فرمائے۔ مبلغ -/۱۵ روپے مختلف مدات میں جمع کرائے ہیں۔ خاکسار۔ محمود احمد یادگیری مقیم بیدر۔

۶ — اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے خاکسار کے بیٹے عزیزم ذیشان نے بعمر چھ سال قرآن پاک ناظرہ ختم کیا ہے۔ عزیز الحاج محمد ابراہیم خلیل صاحب سابق مبلغ اٹلی کا پوتا اور جناب کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم عزیز کو دینی اور دنیوی طور پر ہمیشہ ترقیات سے نوازے آمین۔ خاکسار۔ محمد زکریا ورک ٹورنٹو کینیڈا۔

۷ — خاکسارہ کے بھائی عزیزم فضل علیم کی ہڈی میں چوٹ لگ جانے کے سبب دو دفعہ کٹک جنرل ہسپتال میں اپریشن ہو چکا ہے لیکن پھر بھی پیر میں نقص رہ گیا ہے۔ دوسرا بھائی فضل نعیم میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ اسی طرح میرے دونوں بھانجے عزیزان عطاء الکریم عارف عطاء المجیب طاہر بیمار رہتے ہیں۔ احباب کرام سے ان تمام کی کامل شفا پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
خاکسارہ۔ امۃ الشکور عمر بنت مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سونگھڑہ

جلسہ سالانہ پر موسم کے مطابق پارچات اور بستر ہمراہ لائیں

ہمارا سالانہ جلسہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ہی ماہِ دسمبر کی ان تاریخوں میں منعقد ہوتا ہے جبکہ ہندوستان کے جنوبی علاقوں کی بہ نسبت شمالی حصوں میں سردی کی لہر اپنے جوبن پر ہوتی ہے۔ مگر اس روحانی اجتماع میں شمولیت اختیار کرنے والے اکثر احباب چونکہ اس موسم کے عادی نہیں ہوتے۔ اس لئے وہ اس کے مطابق گرم پارچات اور مناسب بستر ہمراہ نہیں لاتے جس کی وجہ سے نہ صرف انہیں تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے بلکہ انتظامیہ کے لئے اتنے وسیع پیمانے پر بستروں کی فوری فراہمی مشکل ہوجاتی ہے۔ اندریں صورتِ حال ایسے تمام مخلصین جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ پنجاب کے موسم کے مطابق گرم پارچات اور بستر (جس میں توشک اور لحاف دونوں شامل ہوں) ضرور اپنے ہمراہ لائیں تاکہ وہ موسم کی شدت کا مقابلہ کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مخلصینِ جماعت کا سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو۔ اور انہیں اس روحانی اجتماع کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین ٭

افسر جلسہ سالانہ قادیان

عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشادِ گرامی کے مطابق احبابِ جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں۔ اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ اُن کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارتِ مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

(۲) بعض مخلصینِ جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کروائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے سو ایسے مخلصین احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے تندرست جانور کی اوسط قیمت ۲۳۰/۲۵۰ روپے تک ہے۔ بیرونی ممالک کے احباب اس کے مطابق اپنے ملک کی کرنسی کی شرحِ مبادلہ سے حساب لگا لیں ٭

امیر جماعت احمدیہ قادیان

مالی قربانیاں اور غلبۂ اسلام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان دسمبر ۱۹۷۸ء کے موقعہ پر احبابِ جماعت کے نام اپنے روح پرور پیغام میں فرمایا ہے:۔

"ہمیں خدا نے غلبۂ اسلام کے لئے پیدا کیا ہے تو پھر ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی طاقت کے مطابق اس بارہ میں ہر ممکن کوشش کریں۔ اور قربانی کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ ضرورت کے لحاظ سے ہماری کوشش میں جو کمی رہ جائے گی وہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خود پوری کر دے گا ..... ہماری روحانی آنکھ حالات کے اُفق پر غلبۂ اسلام کے آثار دیکھ رہی ہے۔ لیکن اس کے لئے ہمیں بہرحال قربانیاں دینی ہوں گی۔ اپنے اموال اور اوقات کو قربان کرنا ہوگا۔"

پس مبارک ہے وہ احمدی جو پورے اخلاص اور شرحِ صدر کے ساتھ اپنے لازمی چندہ جات کو سو فیصد ادا کرنے کے علاوہ حضرت مصلح موعود رضؓ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جاری کردہ تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر غلبۂ اسلام کو قریب تر لانے میں حصہ دار بنتا ہے۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کی رضاء اور خوشنودی حاصل کر کے اس کے افضال اور انعامات سے فیض یاب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ٭

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475.
RESI. 273908.
CALCUTTA-700073.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس
۸۴ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت امام جماعت احمدیہ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس۔ ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.
2-TOPSIA ROAD CALCUTTA-39

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹوونگس

AUTOWINS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS-600004.
PHONE NO. 76360.

پندرھویں صدی ہجری انشاء اللہ اسلام کی صدی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۴۳۴۱۷

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود

ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ

غلام محمد اینڈ سنز - بارہ پورہ - کشمیر ۱۹۲۲۳۲

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :- "فرمایا : اے لوگو ! اللہ کے حضور میں توبہ اور اس سے مغفرت طلب کرو - میں دن میں ہر ایک سو بار توبہ کرتا ہوں"۔ (مسلم)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-

"استغفار کے حقیقی اور اصلی معنی یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے" (ریویو آف ریلیجنز اردو جلد اول ۵۴)

پیشکش : محمد امان اللہ - نیاز سلطانہ - پارٹنرز "موٹر کمپنی" ۳۲ - سیکنڈ لین روڈ - سی آئی ٹی کالونی - مدراس ۶۰۰۰۰۴

حیدر آباد فون ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

حیدر آباد موٹر ورکس

نمبر 8/A/8/1/258-5-6 آغا پورہ - حیدر آباد - 500001

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.

MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.

PHONES.- 52325 / 52686 P.P.

ورائٹی

پائیدار بہترین ڈیزائن پرلیدر سول اور ریگزین کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز

مینو فیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-

چپل پروڈکٹس

۲/۲۹۹ اکھنیا بازار کانپور (یو - پی)

تار کا پتہ : AUTOCENTRE ٹیلیفون نمبرز 23-5222 / 23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگولین - کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے : ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر

ہمارے یہاں ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات بھی ہول سیل نرخ پر دستیاب ہیں ۔

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE CALCUTTA - 700001

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین - فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین - پائیدار اور معیاری

سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ

ائیر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینو فیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES.

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE.

MADANPURA

BOMBAY - 400008.

انصار اللہ بھارت کا دوسرا سالانہ اجتماع

انشاء اللہ تعالیٰ ۲۱ اور ۲۲ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں قادیان میں منعقد ہوگا - جس میں ہر مجلس اور جماعت سے نمائندگان کا شامل ہونا ضروری ہے ۔ سالانہ اجتماع کے اخراجات اور اشیاء ضروریہ کی فراہمی کے لئے زعماء اعلیٰ و زعماء مقامی سے استدعا ہے کہ وہ مجالس سے چندہ سالانہ اجتماع وصول کر کے جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں ۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

انشاء اللہ تعالیٰ ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں قادیان میں منعقد ہوگا - مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کے نمائندگان زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوکر اس روحانی اجتماع سے استفادہ کریں - ہر مجلس اس اجتماع میں شریک ہونے والے نمائندگان کی فہرست اور اپنے ذمہ چندہ اجتماع و چندہ ممبری کے بقایاجات فوری طور پر مرکز میں بھجوادیں ۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان